بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی للعہ

قیمت از طلبا و غربا و غیر مذاہب ہے

گورنمنٹ للعہ

نمبر ۸

افریقہ للعہ

آں مسیح دور آخر مہدیٔ آخر زمان

دار السلام ـ مطابق ۲۷ ـ فروری ۱۹۰۸ء

دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

بروز جمعرات

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

منیجر میان معراج الدین عمر پروپرائٹر

اسسٹنٹ محمد ظہور الدین اکمل آف گولیکی عافاہ اللہ وایدہ

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان

مورخہ ۲۵ ـ محرم ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا

قیمت از معاونین صہ

قادیان میں ہے

جلد ۷

فی پرچہ ۲ ؍

Digitized by Khilafat Library

ضروری اطلاع

ناظرین ـ اخبار بدر کے انتظامی اور ایڈیٹوریل حالات میں زیادہ تر اصلاح کیواسطے پروپرائٹر نے یہ تجویز پاس کی ہے ـ کہ یکم مارچ ۱۹۰۸ء سے انتظامی اور ایڈیٹوریل محکمون کو جدا کر دیا جائے اب تک تو یہ تہا کہ اخبار کی ایڈیٹری کا کام بھی میرے ہی سپرد تھا اور مینجر اخبار بھی میں ہی تھا ـ یعنی مضمون نویسی کے علاوہ دفتر کا تمام کاروبار اور چھپائی وغیرہ انتظام اور خط و کتابت سب میرے سپرد تھین جسکو مین محرر کی امداد سے پورا کرتا تھا ـ لیکن دو طرف توجہ کرنے کا ہمیشہ یہ نتیجہ ہوتا رہا کہ اگر ایڈیٹری کیطرف زیادہ توجہ کی تو انتظام میں نقص آگیا اور اگر انتظام کیطرف خاص توجہ کی تو ایڈیٹری میں حرج واقعہ ہونے لگا ـ الحمد للہ اب یہ نقص دور ہو جائیگا اور اسوقت سر دست پروپرائٹر صاحب میان معراج الدین عمر نے خود ہی مینجر ہونا منظور فرمایا ہے اور بامداد ایک اسسٹنٹ مینجر کے وہ تمام انتظام اخبار کا کرینگے ـ اگرچہ یہ انتظام کسی قدر اخراجات کو بڑھا دیگا جو شاید سر دست مناسب نہ ہو لیکن تاہم پروپرائٹر صاحب نے اصلاح اخبار کے لحاظ جہان اور بہت سے خرچ اوٹھائے ہیں بقول شخصے این ہم اندر عاشقی بالائے غمہائے دگر ـ اس خرچ کو برداشت کرنا بھی منظور کر لیا ہے اسواسطے تمام ناظرین اخبار کو مطلع کیا جاتا ہے کہ

آیندہ کوئی رسید زر یا خط و کتابت متعلق انتظام میرے (محمد صادق ـ ایڈیٹر کے) نام نہین ہونی چاہیئے

بلکہ ترسیل زر ہمیشہ بنام میان معراج الدین عمر پروپرائٹر اخبار بدر ہونی چاہیئے اور خط و کتابت پر صرف الفاظ **مینجر بدر** لکھنے چاہئین ـ ہان جو مضامین اخبار مین چھاپنے کیلئے ہون وہ **ایڈیٹر** کے نام آنے چاہئین ـ لیکن ایسے خطون پر بھی میرا یا کسی کا نام نہین ہونا چاہیئے بلکہ صرف یہ الفاظ ہونے چاہئین بنام **ایڈیٹر بدر** ـ

امید ہے ـ کہ ناظرین اس عرضداشت پر پوری توجہ فرمائینگے ـ تاکہ آئندہ انتظام مین سہولت ہو اور خطوط کی تعمیل جلدی سے ہو سکے ـ

محمد صادق عفی اللہ عنہ
ایڈیٹر اخبار بدر قادیان

مُبارک

گذشتہ ہفتہ میں مختصراً نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیرکوٹلہ کا نکاح صاحبزادی مبارکہ بیگم کے ساتھ ۱۷ فروری کو ہونا ذکر کیا گیا تھا۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے خطبہ نکاح میں کیا خوب فرمایا تھا کہ ایک وقت تھا جبکہ حضرت نواب صاحب موصوف کے ایک مورث اعلیٰ صدر جہان کو ایک بادشاہ نے اپنی لڑکی نکاح میں دی تھی اور وہ بزرگ بہت ہی خوش قسمت تھا مگر ہمارے دوست نواب محمد علی خان صاحب اس سے زیادہ خوش قسمتی ہیں۔ کہ اون کے نکاح میں ایک نبی اللہ کی لڑکی آئی ہے۔ نواب صاحب موصوف کے خاندان میں حق مہر کے متعلق دستور ہوتا ہے کہ کئی کئی لاکھ روپے مقرر کیا جاتا ہے اور انہوں نے اپنی قومی رسم کے مطابق اب بھی یہی کہا تھا مگر حضرت اقدس نے پسند نہ فرمایا۔ تاہم نواب صاحب کی وجاہت اور ریاست کے لحاظ سے

چھپن ہزار روپے حق مہر موجل

مقرر ہوا۔ جسپر ایجاب وقبول مسجد اقصےٰ میں ہوا۔ یہ تعلق نواب صاحب کے واسطے بہت ہی خوش قسمتی کا موجب ہوا۔ اس تعلق سے نواب صاحب موصوف خدا تعالےٰ کے مسیح کی دعاؤں سے بیش از پیش فیض اٹھائینگے اور خدا تعالیٰ کے ان انعام واکرام سے حصہ لینگے جو مبارکہ بیگم کی ذات بابرکات کے لئے اللہ تعالےٰ نے اپنے موعود و مامور کے ذریعہ سے وعدہ فرمائے ہوئے ہیں کیونکہ مبارکہ بیگم کے واسطے بہت سے ایسے الہام ہوئے تھے جو اخباروں میں شائع نہیں ہوئے۔ انمیں سے صرف سنہ ۱۹۰۱ء میں ایک الہام اس بارے میں اخبار الحکم میں شائع ہوا تھا جبکہ مبارکہ بیگم کی عمر صرف چار برس کی تھی۔ اور نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی صحیح وسالم اون کے گھر میں آباد تھی اور وہ الہام یہ ہے۔ **نواب — مبارکہ بیگم** ۔ یہ الہام دو الگ الگ فقرے ہیں۔ ایک (**نواب**) دوسرا فقرہ (**مبارکہ بیگم**) اس الہام میں دونوں فقروں کو ایک جگہ بالمقابل لکھ کر یہ پیشگوئی کی گئی تھی کہ مبارکہ بیگم نوابی خاندان میں بیاہی جائیگی اس الہام کو شائع کئے چار برس ہو گئے اور یہ پیشگوئی نہایت صاف اور واضح ہے اور دونوں نام بالمقابل بیان کرنے سے جو اشارہ کیا گیا ہے وہ ایسا اشارہ ہے۔ جو اس سے بڑھکر باوجود اجمال کے طریق کے توضیح اور زیادہ نہیں ہو سکتا۔

مبارکہ بیگم کے متعلق اللہ تعالیٰ کے ان الہامات کو حضرت نے اپنی ایک نظم میں بھی اشارۃً فرمایا تھا جو گذشتہ ۱۹۰۱ء میں چھپی تھی۔ چنانچہ اون میں سے چند اشعار اسجگہ نقل کئے جاتے ہیں۔

خدایا۔ اے میرے پیارے خدایا
یہ کیسے ہیں تیرے مجھ پہ عطایا

کہ تونے پھر مجھے یہ دن دکھایا
کہ بیٹا دوسرا بھی پڑھ کے آیا

بشیر احمد جسے تونے پڑھایا
شفا دی آنکھ کو بینا بنایا

شریف احمد کو بھی یہ پھل کھلایا
کہ اوس کو تونے خود فرقاں سکھایا

یہ چھوٹی عمر پر جب آزمایا
کلام حق کو ہے فرفر سنایا

برس میں ساتویں جب پیر آیا
تو سر پر تاج قرآں کا سجایا

ترے احسان ہیں اے رب البرایا
مبارک کو بھی تونے پھر جلایا

جب اپنے پاس اک لڑکا بلایا
تو دے کر چار جلدی سے ہنسایا

غموں کا ایک دن اور چار شادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

اور ان کے ساتھ کی ہے ایک دختر
ہے کچھ کم پانچ کی وہ نیک اختر

کلام اللہ کو پڑھتی ہے فرفر
خدا کا فضل اور رحمت سراسر

ہوا اک خواب میں مجھ پر یہ اظہر
کہ اس کو بھی ملیگا بخت برتر

لقب عزت کا پاوے وہ مقرر
یہی روز ازل سے ہے مقدر

خدا نے چار لڑکے اور یہ دختر
عطا کی پس یہ احساں ہے سراسر

اس تقریب سعید کی شمولیت کے لئے لاہور سے معزز دوست شیخ رحمت اللہ صاحب خواجہ کمال الدین صاحب۔ خلیفہ رجب الدین صاحب۔

میاں چراغدین صاحب۔ (ناظر محاسبہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ)۔ ڈاکٹر حکیم نور محمد صاحب۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی۔ بابو غلام محمد صاحب۔ مستری محمد موسیٰ صاحب وغیرہم بھی تشریف لائے تھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دو خطوں کے جواب

(مرقومہ حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب)

حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں دو خط آئے تھے جن میں کچھ استفسار تھے۔ حضرت مولوی صاحب نے ان کے جواب لکھے ہیں جو فائدہ عام کے واسطے درج اخبار کئے جاتے ہیں۔ چونکہ خط لکھنے والے صاحبان کے ایڈریس محفوظ نہیں رہے اس واسطے گذارش ہے۔ کہ وہ صاحبان بھی اخبار میں ہی جواب پڑھ لیں۔ ایڈیٹر

پہلا خط

آج آپ کا کرمنامہ دیکھ کر بیٹھا ہوں (رب زدنی علماً) یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس کی آیت کریمہ میں ماقبل اور مابعد سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس آیہ کریمہ میں سب بیبیاں مراد ہیں۔ سو بعض بیبیاں تو پہلے یہودیہ تھیں جیسے حضرت صفیہ رض اور بعض مسیحی تھیں جیسے حضرت ماریہ رض اور بعض مشرکہ تھیں۔ جیسے جویریہ رض اس پر ظاہری کفر کی نجاست دور ہوگئی اور وہ اللہ کے فضل سے امہات المومنین بن گئیں۔

اور روایات صحیحہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جناب علی مرتضیٰ۔ اور بتول زہرا اور حسنین بھی داخل ہیں سوان کا ازالہ رجس اور تطہیر مع حضرات امہات المومنین کے اس طرح ہوا۔ جو تہمتیں اور برائیاں ان کی نسبت روافض اور خوارج نے اور جو کچھ مورخوں اور قصہ خوانوں نے تہمتیں لگائیں۔ مثلاً شیعہ نے تہمت لگائی۔ کہ مولی علی خلافت چاہتے تھے۔ اور امام حسین خلافت کے لئے لڑے۔ عائشہ و حفصہ بری عورتیں (معاذ اللہ وحاشا للہ) سو اللہ تعالیٰ نے سب کے الزام قرآن و نبی کریم کی زبان سے دور کرادئے اور ہمیشہ مجددوں اور ائمہ اور اولیاء کے ذریعہ سے وہ برائیاں دور کریں۔ اس آیہ کریمہ کو حضرت مسیح علیہ السلام کے قصہ نے کھولدیا ہے۔ جہاں فرمایا۔ ومطھرک من الذین کفروا۔ حضرت مسیح کو شریروں بدکاروں نے ولد الزنا کہا۔ لعنتی اللہ علیہ اور مریم صدیقہ کو بہتان لگا۔ تو اللہ تعالیٰ نے وہ الزام حضرت نبی کریم کے ذریعہ اور خود مسیح علیہ السلام کے اعجازوں سے دور کردئے۔ چونکہ بیبیوں کے باعث ان کے رشتہ دار بھی اکثر اسلام کے گرویدہ ہوگئے اور اہل کا لفظ عموم کو شامل ہے۔ اس لئے گھر کا لفظ استعمال نہیں فرمایا ہے۔

۲۔ میرے علم میں یہی ہے۔ کہ جس جنت میں آدم تھے۔ وہ جنت دنیا میں ہی تھا۔

۳۔ اونٹ کی گردن شکل سے نحر کی باقی ہے اور کھڑے کھڑے اس کے نحر میں گھوپ دیں۔ تو جلدی اور آسانی سے جانور کی جان نکل جاتی ہے۔ تیز سیدھی تلوار یا برچھی نحر میں چبھو دیتے ہیں

۴۔ پاؤں قبلہ کی طرف کرکے سونا تعظیم قبلہ کے خلاف ہو اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ومن یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب۔ اور تعامل اسلام میں ہم کسی کو نہیں پاتے۔ کہ قبلہ کی طرف پاؤں کرے۔

۵۔ میرا اپنا اعتقاد یہ ہے۔ کہ حضرت فاطمہ الزہرا بتول نے یہ دعویٰ صرف امتحان ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لئے کیا تھا۔ کہ میرے والد کے قائم مقام ہوکر لحاظداری کرتے ہیں یا نہیں۔ جب اپنے لحاظ کیا تو غضب کرکے ڈرایا جب آپ پکے ہو۔ تو دعویٰ کا ذکر ہی ترک کردیا۔

۶۔ مذاہب اربعہ عقائد میں قریباً کے سب ایک ہی ہیں سب اللہ پر اللہ کے صفات پر اللہ کے افعال پر ایمان میں متحد ہیں۔ اللہ کے عبادات اور صفات میں شریک کرنے پر متفق ہیں۔

۷۔ نمازیں پانچ ان کے رکعات اور سنن میں اتفاق روزوں۔ زکوٰۃ اور حج کے ضروری امور میں ان کا اتحاد ہے۔ بہت تھوڑا اختلاف ائمہ میں ہے سووہ بھی دو قسم کا ہے۔ یا تو ایسے مسائل کہ اس میں نص نہیں۔ اس واسطے مجتہد مصیب اور اجر پانے والا ہے یا نص کے معانی میں دو پہلو ہیں اور دونوں صحیح معلوم ہوتے ہیں اس واسطے ہر مجتہد ماجور ہے۔ البتہ ایسے مسائل بھی ہیں۔ جن میں نص بعض ائمہ کے پاس نہیں پہنچی اور دوسرا صرف ضرورۃً پر قیاس کرتا ہے۔ ایسی صورت میں ہم کو اگر نص صحیح مل جاوے تو نص پر عمل کریں اور اس مجتہد کا قول چھوڑ دیں۔ اور اس مجتہد کو معذور یقین کریں کہ اسے نص نہیں پہونچی یا صحیح طریق سے نہیں پہونچی۔ پھر جس ملک میں صلحاء کی کتب صحیحہ آسانی سے مل جاویں۔ اوس کو غنیمت سمجھیں۔

۸۔ امام ابوحنیفہ۔ امام مالک۔ امام ابویوسف۔ امام محمد امام شافعی۔ امام احمد۔ یہ بڑے بڑے عظیم الشان لوگ ہیں ان کو کسی بادشاہ نے امام نہیں بنایا اور نہ کسی وقت کسی نے کہا کہ ان کے مذاہب پر چلو۔ قدرت اللہ تعالیٰ نے خود ایسے اسباب مہیا کردیئے۔ کہ ان کے مذاہب مشہور ہوگئے۔ اسحٰق بن راہویہ۔ داؤد الظاہری۔ ابن جریر اوزاعی وغیرہ ائمہ بھی ہوئے۔ مگر ان کے مذہب آہستہ آہستہ گم ہوگئے۔ پھر بعض مسائل میں حق دائر ہے اور بعض میں سب حق پر ہیں۔ چار صدی ہجری کے بعد کچھ ایسے مقدمات ہوئے جن سے چار مصلوں کی بناء پڑی

۹۔ لااکراہ کا فاعلین۔ اس لئے فرمایا کہ آپ کو معلوم تھا۔ کہ علی کی خلافت بلا فصل نہ ہوگی۔

الذبح بین الحلق واللبۃ کی حدیث مجھے ہرگز نہیں ملی۔ آپنے کہاں دیکھی ہے۔

ان قال قلت یا رسول اللہ اما تکون الذکاۃ الا فی الحلق واللبۃ ۔ قال لو طعنت فی فخذھا لاجزء أعنک۔ قال یزید بن ھارون ھذا فی الضرورۃ قال ابو عیسی ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث حماد بن سلمۃ۔ ولا نعرف لابی العشراء عن ابیہ غیر ھذا الحدیث

صفحہ ۲۸۰ ترمذی طبع مصر

نورالدین

دوسرا خط

جناب من۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بجواب استفسار عرض ہے۔ (دیکھو شیعہ کی)

احمد بن الحسن عن الحسین عن فضالۃ عن العلاء عن محمد بن مسلم عن ابی جعفر علیہ السلام قال کان ابی ینادی فی بیتہ بالصلوۃ خیر من النوم (تہذیب الاحکام)

اور ابوبکر الحضرمی و کلیب الاسدی عن ابی عبداللہ علیہ السلام حی علی خیر العمل کی روایت کے بعد لکھا ہے۔

الصلوۃ خیر من النوم کو تقیہ پر محمول کیا ہے (من لا یحضرہ الفقیہ) کلینی میں کوئی تفصیل نہیں

بہرحال اگر امام حسین یا علی بن حسین علیہما السلام اور عبداللہ بن عمر سے حی علی خیر العمل ثابت ہے۔ تو آپ اس روایت کا ہمیں پتہ دیں۔ اگر اسنادونسے

یا اسناد صحیح نہ ہو۔ تو کیوں کر عمل کیا جاوے۔

ہم نے کتب امامیہ اثنا عشریہ کلینی۔ استبصار۔ تہذیب من لا یحضرہ الفقیہ میں دیکھا ہے ہمیں کوئی روایت مرفوع متصل صحیح حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ملی۔ اور جب تک ایسی روایت نہ ملے۔ حی علی خیر العمل کے جواز کا فتویٰ کیوں کر دیں۔ کتب اربعہ میں ایسی روایات موجود ہیں۔

ان علیا ولی اللہ ان علیا امیر المومنین حقا

اور ان محمد وآلہ صلواۃ اللہ خیر البریہ بھی مفوضہ نے اذان میں بڑھایا ہے۔ اور وہ لوگ ملعون ہیں۔ لانہم زادوا ونقصوا فی الاذان

پس ہم ایسے خطرات میں کیوں پڑیں۔ عبد اللہ بن جعفر اور علی بن الحسین رضوان اللہ علیہما بے سبب تقیہ میں نہ معلوم کس سے روایت کیا۔ اور انہوں نے حضرت نبی کریم سے کس طرح روایت کیا کیونکہ یہ خود تو شارع نہیں ہیں۔

ایک تعجب انگیز امر شیعہ میں ہے کہ پوری روایت پر اول تو توجہ نہیں کرتے۔ اور ان کے بیان روایت کا عجب حال ہے۔

اگر بیان کرنے والے گروہ عظیم تو ظالمون۔ فاسقون۔ کافروں مرتدوں اور منافقوں کا ہے۔ ان کی روایت کیوں معتبر ہونے لگی۔ اور دوسرا گروہ ایسا ہے۔ کہ اگر ان کی روایت موافق مل گئی بہتر۔ ورنہ کہدیا تقیہ کے باعث فرمایا ہے۔ غور کرو اب روایت سے کیا فائدہ ہوا۔ قرآن کریم خود امام غائب کے پاس ہے

اب دوسرے مسائل پر عرض ہے۔ قیام رمضان کا چونکہ تاکیدی حکم ہے اور تہجد ہمیشہ پڑھی جاتی ہے اسلئے بعض صحابہ کرام کا اجتہاد ہوا کہ اکتیس رکعت تراویح ہو اور بعض کا اجتہاد ہے کہ ہم لوگ گیارہ ہی پڑھتے ہیں خطبہ کے وقت دو رکعت نماز پڑھنا ہم لوگوں میں مروج ہے اور اس کو مسنون یقین کرتے ہیں۔ نورالدین

اتمام البرہان مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب میرٹھی پر ریویو

از سید صادق حسین صاحب صادق مختار عدالت و سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ

گذشتہ اشاعت سے آگے۔

شیخصاحب اتمام البرہان کے صفحہ ۹ میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ جنکو اللہ تعالیٰ نے پسند کیا کہ سلسلہ اسلام دینی اون سے مستحکم ہو جاوے۔ ان کی خبر قرآن میں صاف دیدی قولہ تعالیٰ۔ وعد اللہ الذین آمنوا منکم و عملوا الصلحت لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون۔ یعنے وعدہ کیا اللہ تعالیٰ نے بعضے اون لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے اچھے عمل کئے۔ اِسبات کا کہ اون کو زمین کا خلیفہ اور بادشاہ بنا دے گا۔ جیسا ان سے پہلوں کو اور ان کے لئے اس دین کو جو اون کے لئے چھانٹ رکھا ہے۔ اور پسند کر رکھا ہے۔ خوب جما دیگا اور ان کو بعد اِس کے کہ اندیشہ و خوف رہا کرتا تھا۔ امن دیگا۔ کہ وہ پھر میری عبادت ہی کیا کریں گے اور کسی کو ذرہ بھر عبادت میں میرا شریک نہ کریں گے۔ اور جو لوگ بعد اس نعمت کے کفران نعمت نہ کریں یعنی صحابہ سے۔ کیونکہ الذین کے بعد منکم بھی بڑھایا ہے۔ جس کا حاصل یہ ہوا۔ کہ یہ اونہیں سے وعدہ ہے۔ کہ تمہاری زمانہ کے پچھلے مومنین کو اس لفظ کے ذکر کرنے سے اس وعدہ سے علیحدہ کر دیا ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے جو دین چھانٹ رکھا تھا اور پسند کر رکھا تھا۔ اس کو اوس پر خوب جما دیا۔ جو آجتک برابر چلا جاتا ہے۔ اب کوئی شخص نبی یا مثل نبی بن کر خلاف اون کے ایک جدی راہ نکالے۔ تو تم ہی کہو کہ وہ مردود ہے یا نہیں کیونکہ وہ اس آیتہ کا منکر ہے گویا اس کے نزدیک ابھی تک وہ دین ہی نہیں جمایا گیا۔ یہ کسی عاقل کی سمجھ میں آسکتا ہے ہرگز نہیں ؟"

اس تحریر پر شیخصاحب کو بڑا ناز ہے اور یہ ناز اون کا بجائے خود ہے کیونکہ اونہوں نے جو یہ قاعدہ ایجاد فرمایا ہے۔ کہ اس آیتہ میں چونکہ الذین کے بعد منکم موجود ہے اسلئے اس آیت کے مخاطب صرف صحابہ ہیں۔ اور کوئی مومن وعدہ مندرجہ آیتہ الاستخلاف کا مخاطب نہیں ہو سکتا۔ یہ ایسا قاعدہ ہے۔ کہ کسی نحوی کو تو کہا کہ توبہ توبہ۔ کہ خدا کو بھی نہیں سوجھا کیونکہ اس قاعدہ کے استعمال سے کلام اللہ شریف کا بہت بڑا حصہ بیکار ہوا جاتا ہے۔ پس اگر یہ قاعدہ خدا کو معلوم ہوتا۔ تو اسکی خلاف ورزی سے اپنے کلام کے بڑے حصہ کو بیکار نہ بنا لیتا۔ چنانچہ ہم نمونہ کے طور پر چند آیات ذیل میں نقل کرتے ہیں۔

(۱) یا ایہا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ ایاما معدودات۔ فمن کان منکم مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر۔ الایہ۔ سورہ بقر

(۲) والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا یتربصن بانفسہن اربعۃ اشہر وعشرا۔ فاذا بلغن اجلہن فلا جناح علیکم فیما فعلن فی انفسہن بالمعروف واللہ بما تعملون خبیر۔ الایہ سورہ بقر۔

(۳) والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا وصیۃ لازواجہم متاعا الی الحول غیر اخراج الایہ۔ سورہ بقر

(۴) یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا واذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا وکنتم علی شفا حفرۃ من النار۔ فانقذکم منہا کذالک یبین اللہ لکم ایتہ لعلکم تہتدون۔ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینہون عن المنکر واولئک ہم المفلحون سورہ آل عمران

(۵) ان یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح مثلہ وتلک الایام نداولہا بین الناس۔ ولیعلم اللہ الذین آمنوا ویتخذ منکم شہداء واللہ لا یحب الظلمین ولیمحص اللہ الذین آمنوا ویمحق الکفرین۔ ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ ولما یعلم اللہ الذین جاہدوا منکم ویعلم الصبرین۔ آل عمران

(۶) یا ایہا الذین آمنوا۔۔ لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم سورہ النساء۔

[illegible]

(۷) یرفع اللہ الذین اٰمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات - سورہ مجادلہ

اب چونکہ (نعوذ باللہ منہا) خدا تعالیٰ کو یہ قاعدہ معلوم نہ تہا جو شیخصاحب نے تحریر فرمایا - تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہان سے معلوم ہو سکتا تہا - یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خلافت کو صرف صحابہ کے ساتھ مخصوص فرمایا - بلکہ صحابہ کے بعد بہی خلافت کے سلسلہ کے جاری رہنے کی مختلف پیرایون مین صراحت فرمادی - چنانچہ آپنے فرمایا -

ان اللہ یبعث لہذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لہا دینہا - رواہ ابوداؤد ہکذا فی المشکوۃ فی الکتاب العلم ورواہ الحاکم فی المستدرک -

کہ تحقیق اللہ بھیجتا ہے اس اُمت کے انتفاع کے لئے ہر ایک صدی کے سر پر ایسے شخص کو کہ تازہ کر دیتا ہے اس کے لئے اس کے دین اسلام کو - روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد نے اسی طرح ہے - مشکوۃ شریف مین - بیچ کتاب العلم کے اور روایت کیا اس کو حاکم نے مستدرک مین -

مگر غالباً اس وجہ سے کہ کوئی غبی آدمی ان مجددین اُمت کو خلافت راشدہ سے خارج سمجہے اور خلافت راشدہ کو صرف صحابہ مین محدود سمجہ لے اسلئے آپنے اپنی صدی کو چھوڑ کر آئندہ بارہ صدیون کے بارہ مجددین کی جلالت شان ظاہر کرنے کیلئے فرمایا - کہ میری اُمت مین بارہ خلیفے قریشی پیدا ہون گے - چنانچہ بخاری اور مسلم نے باتفاق جابر بن سمرہ سے روائیت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عن جابر بن سمرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یزال الاسلام عزیزاً - الی اثنی عشر خلیفۃ کلہم من قریش متفق علیہ - کو کہتے ہوئے سنا ہے - کہ اسلام بارہ خلفار تک جو قریش سے ہون گے غالب رہیگا -

اور چونکہ بارہ صدیون کے بعد قریش سے روحانی حکومت سلب ہو کر ایک نیا روحانی دور شروع ہونے والا تہا - اسلئے فرمایا - یسلب الملک من قریش - یعنی تیرہوین صدی مین قریش کی ... حکومت ختم ہو جاے گی -

جب تیرہ صدیون کے خلفار کا اس طرح ذکر ہو چکا تو اس خیال سے کہ کوئی نادان خلافت راشدہ کو مذکورہ بالا خلفار مین محدود سمجہ کر چودہوین صدی ۱۴ کے عظیم الشان مسیح دوران مہدی زمان مجدد یعنے خاتم الخلفا، سلسلہ محمدیہ مثیل خاتم الخلفائے سلسلہ موسویہ مصداق کامل کما استخلف الذین من قبلہم کے علو مرتبت سے انکار نہ کر بیٹھے اسلئے اس مجدد اعظم محدث اکمل کا خصوصیت کے ساتھ جداگانہ ذکر فرمایا -

عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی اخر الزمان خلیفۃ یقسم المال ولا یعدہ وفی روایۃ قال یکون فی اخر اُمتی خلیفۃ یحثی المال حثیا ولا یعدہ عدا رواہ مسلم

حضرت جابر سے روائیت ہے - انہون نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے - ہو ویگا آخر زمانہ مین خلیفہ کہ تقسیم کریگا مال کو اور شمار نہ کرے گا یعنی حساب و کتاب نہ رکھے گا اور دوسری روائیت مین ہے - ہوگا میری اُمت کے اخیر مین ایک خلیفہ جو مال کو مٹھی بھر بھر کر دیگا اور شمار نہ کریگا اس کو حساب کتاب کر کے روائیت کیا اسکو مسلم نے -

مولٰنا اسمٰعیل صاحب شہید علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب منصب امامت صفحہ ۱۶ مین ایک حدیث نقل فرمائی ہے جو حدیث مندرجہ بالا کی گویا مفسر ہے اسلئے ذیل مین نقل کیجاتی ہے -

قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم تکون النبوۃ فیکم ماشاء اللہ ان تکون ثم یرفعہا اللہ تعالیٰ ثم تکون خلافۃ علے منہاج النبوۃ ماشاء اللہ ان تکون ثم یرفعہا اللہ تعالیٰ ثم یکون ملکاً عاضاً فیکون ماشاء اللہ ان یکون ثم یرفعہا اللہ تعالےٰ ثم تکون ملکا جبریۃ فیکون ماشاء اللہ ان یکون ثم یرفعہا اللہ تعالیٰ ثم تکون خلافۃ علی منہاج النبوۃ ثم سکت کذا فی المشکوۃ

اس حدیث کا ترجمہ نواب صدیق حسن خانصاحب نے حدیث الغاشیہ کے صفحہ ۲۷۰ - ۲۷۲ مین اس طرح لکھا ہے

”رہیگی نبوت درمیان تمہارے جب تک خدا چاہے پھر اُٹھا لیگا اوس کو اللہ تعالیٰ پھر ہوگی خلافت نبوۃ کی راہ پر جبتک خدا چاہے پھر اس کو بہی اوٹہا لیگا پھر ہوگا ملک کاٹنے والا - جب تک خدا چاہے پھر اس کو بھی اُٹھا لیگا پھر ہوگی جبر کی حکومت - جب تک خدا چاہے پھر اوس کو اوٹہا لیگا پھر ہوگی خلافت منہاج نبوت پر پھر خاموش ہو گئے -“

باوجود ان تصریحات کے پھر اس غرض سے کہ ان تمام خلفاء بالخصوص خلیفہ قرآن آخر الزمان مسیح دوران کے اولوالامر وواجب الاطاعت وہادی ومہدی ہونے سے انکار کر کے کوئی زاہد خشک یا سطحی ملا کافر نعمت بنکر اولئک ہم الفاسقون کا مصداق نہ ہو جائے تاکیداً فرمایا کہ

علیکم لسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین

یعنی اے مومنو! تم پر میری سنت اور خلفائے راشدین مہدیین کی سُنت کی پیروی لازم ہے -

پھر اس خیال سے کہ شاید مسیح موعود کو بھی کوئی شخص مطابق حدیث علیکم لسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین - مہدی مان لے اور یہ بہی عقیدہ رکھے - کہ مسیح موعود کے زمانہ مین امام مہدی علیحدہ ہون گے کہ جنکی ماتحتی مین مسیح موعود کام کرینگے اسلئے کئی پہلو اس عقدہ کو بہی حل فرمادیا -

اوّلاً - فرمایا - کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم (بخاری) اور کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم فامکم منکم (مسلم)

یعنے اے مسلمانو! اخیر زمانہ مین جو ابن مریم ہونیوالا ہے وہ تمہارا ایک امام تمہین مین سے ہوگا - بنی اسرائیل مین سے نہین اور اپنے زمانہ مین وہی امام ہوگا - کوئی اور نہین -

ثانیاً فرمایا - لن تہلک اُمۃ انا فی اولہا وعیسی ابن مریم فی اٰخرہا والمہدی فی اوسطہا رواہ ابو نعیم فی اخبار المہدی عن ابن عباس والحاکم فی تاریخہ وابن عساکر عن ابن عباس -

ترجمہ - ابو نعیم اخبار مہدی مین اور حاکم اپنی تاریخ مین اور ابن عساکر حضرت ابن عباس سے روائیت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - کہ یہ اُمت ہرگز ہلاک نہ ہوگی جسکی ابتدار مین مین خود ہون اور آخر زمانہ مین عیسےٰ بن مریم اور درمیان مین مہدی ہے - دیکہو کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۸۷ -

واضح ہو کہ فقرہ والمہدی فی اوسطہا کے لفظ المہدی کی وحدت از قسم وحدت صنفی ہے - اس وجہ سے لفظ المہدی مین بارہ صدیون کے تمام مہدی قریشی داخل ہین - خواہ وہ بنی فاطمہ ہون یا غیر بنی فاطمہ -

ثالثاً - فرمایا - لا المہدی الا عیسی بن مریم - رواہ

ابن ماجہ والحاکم۔ حاشیہ ابن ماجہ میں اس حدیث کے یہ معنے لکھے ہیں کہ ایسا مہدی کامل جسکو پورا حق مہدویت حاصل ہو وہ سوائے عیسےٰ ابن مریم موعود کے اور کوئی نہیں ہے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ معنی مندرجہ حاشیہ ابن ماجہ کو مسلم رکھکر اس حدیث کے یہ معنی بھی ہیں۔ کہ عیسیٰ بن مریم امام موعود کے زمانہ میں کوئی اور امام مہدی علیحدہ نہیں ہونگے اور مکذبین مسیح موعود کا منہ بند کرنے کے لئے اس حدیث میں لفظ مہدی سے اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ عیسیٰ بن مریم موعود کے زمانہ میں ان کے سوائے کوئی اور شخص مہدی نہ ہوگا۔ کیونکہ لوگ اوس وقت یا تو مسیح موعود کے مصدق ہونگے یا مکذب۔ مصدق تو مسیح موعود کے وجود میں داخل ہو کر مہدی ہوئے۔ مکذب مہدی ہو نہیں سکتے۔

اسلئے یہ بات صاف ظاہر ہو گئی۔ کہ عیسیٰ بن مریم موعود کے سوائے زمانہ موعود میں کوئی اور مہدی نہ ہوگا۔ اور مسیح موعود کو بہ نسبت اور مہدیوں کے مہدویت کا درجہ علے وجہ الکمال حاصل ہوگا جیسا کہ حاشیہ ابن ماجہ سے معلوم ہوا۔ کیونکہ چودہویں صدی کا مجدد عیسویت و مہدویت دونوں شانوں کا جامع اور دراصل بروز محمدی ہے۔

پھر اون لوگوں کی تنبیہ کے لئے جو محض ناسخواں فروشی و ظاہر پرستی کو لب شریعت سمجھکر قرآن کریم و احادیث نبی رؤف و رحیم کو معارف و لطائف خفیہ و دقائق و حقائق نامتناہیہ سے محروم قرار دیکر امام الزمان کی ضرورت سے انکار کر بیٹھیں اور شیخصاحب کیطرح اسکی آمد کو لغو اور فضول سمجھیں فرمایا۔ من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاھلیۃ۔ جس نے اپنے وقت کے امام کو نہ پہچانا وہ جاہلیت یعنی کفر کی موت سے مرا۔

دلائل مندرجہ بالا پر غور کرنیکے بعد ناظرین پر بخوبی ظاہر ہو جائیگا۔ کہ میر بھی شیخصاحب نے ایک قاعدہ جدیدہ وخود تراشیدہ کی بنا پر جو یہ خیال ظاہر فرمایا تھا کہ آیت الاستخلاف کے مخاطب صرف صحابہ ہو سکتے ہیں۔ اور کوئی نہیں۔ یہ خیال ان کا نصوص قرآنیہ و حدیثیہ کے مخالف ہے۔ لیکن شیخصاحب کی تسلی میں ابھی کچھ کسر رہ گئی ہو۔ اسلئے ہم ایک دوسرے پہلو سے ان کی مزید تسلی و تشفی کیلئے دلائل متذکرہ بالا پر کچھ اور اضافہ کرنا چاہتے ہیں۔

خداوند جلشانہ اپنے کلام پاک میں فرمایا ہے یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون پارہ ۲۸ سورہ الصف

ترجمہ۔ چاہتے ہیں۔ کہ بجھا دیں اللہ کی روشنی اپنے منہ سے اور اللہ پوری کرنیوالا ہے اپنی روشنی اگرچہ برا مانتے رہیں کافر۔ اللہ وہ جس نے اپنے رسول کو ہدائت اور دین حق دیکر بھیجا ہے۔ تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے خواہ یہ بات مشرکوں کو کیسی ہی بری کیوں نہ معلوم ہو۔

اس آیۃ کے متعلق مولانا اسمٰعیل صاحب شہید علیہ الرحمۃ اپنی کتاب منصب امامت میں تحریر فرماتے ہیں۔

"از ان جملہ ایفائے بعض مواعید است کہ حق جل وعلا رسول خدا خود را بآن موعود فرمودہ بعضے ازاں را بدست پیغمبر بمرتبہ ایفا رسانیدہ و بعضے دیگر را از دست نائبان او بتمام گردانیدہ۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ الایہ۔ وظاہر است کہ ابتدائے ظہور دین در زمان پیغمبر علیہ السلام بوقوع آمدہ واتمام آن از دست حضرت مہدی واقع خواہد گردید۔"

ترجمہ۔ اور از ان جملہ بعض وعدوں کا پورا کرنا ہے جو اللہ تعالےٰ نے اپنے پاک رسول سے فرمائے ہیں بعض کو ان میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر پورا کیا اور بعض کو آپ کے نائبوں کے ہاتھ سے پورا کیا جیسا کہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے آیۃ ھو الذی ارسل رسولہ الایہ میں اور ظاہر ہے۔ کہ ابتداء ظہور دین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا اور اتمام اس کا حضرت مہدی کے ہاتھ سے ہوگا۔

اس آیۃ کی تفسیر میں تفسیر کبیر و تفسیر حسینی وغیرہ میں بھی وہی لکھا ہے۔ جو مولانا اسمٰعیل صاحب نے لکھا ہے بلکہ مفسرین نے اس آیۃ کی تفسیر ایک حدیث سے بھی کی ہے۔ جو ابو داؤد میں حضرت ابوہریرہؓ سے بہ این الفاظ مروی ہے۔ ویھلک اللہ فی زمانہ الملل کلھا الا الاسلام ویھلک المسیح الدجال ثم یمکث فی الارض اربعین سنۃ ثم یتوفی ویصلی علیہ المسلمون۔ ترجمہ۔ اور ہلاک کریگا اللہ تعالےٰ اس کے زمانہ میں تمام ملتوں کو سوا اسلام کے اور ہلاک کریگا مسیح دجال کو۔ پھر ٹھہریگا۔ مسیح بن مریم زمین میں چالیس برس تک۔ پھر وفات پائیگا اور نماز جنازہ پڑھیں گے اسپر مسلمان۔

پس آیت و حدیث و تحقیق علمائے اسلام سے ثابت ہوا کہ دین اسلام کا غلبہ ادیان باطلہ پر صدر اسلام سے شروع ہو کر حضرت مہدی آخر الزمان و مسیح دوران کے زمانہ میں کمال کو پہنچ جائیگا مگر میر بھی شیخصاحب کی تحریر محولہ بالا دیز تحریرات مندرجہ صفحہ ۱۵-۲۹ اتمام البرہان کا مفہوم یہ ہے کہ جو کچھ ہونا تھا وہ صحابہ کے زمانہ میں ہو چکا آئندہ کچھ ہونا نہیں۔ اس لیے شیخصاحب کی تحریر آیت و حدیث و تحقیق علمائے اسلام کے خلاف ہونے کی وجہ سے قابل تسلیم نہیں بلکہ مخدوش و غیر مقبول و مردود ہے۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ شیخصاحب کو تکمیل ہدائت و تکمیل اشاعت کا فرق معلوم نہیں اسلئے وہ دھوکا دیتے یا دھوکا کھاتے ہیں اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ تکمیل ہدائت اسی وقت ہو چکی۔ جب آیۃ کریمہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی نازل ہوئی۔ مگر اس کامل دین کی اشاعت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانہ کیلئے مقدر تھی۔ چنانچہ وہ اب بفضلہ تعالےٰ وقوع میں آ رہی ہے۔ فاللہ الحمد

شیخصاحب کے قاعدہ جدیدہ کا ابطال ہم دو طرح پر تو دکھلا چکے۔ اب تیسری طرح پر دکھلا کر اس بحث کو ختم کرتے ہیں اللہ تعالےٰ اپنے پاک کلام کی سورہ الجمعہ میں فرماتا ہے۔

ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم ایٰتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلٰل مبین۔ واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔ ترجمہ۔ وہی ہے جس نے اٹھایا ان پڑھوں میں ایک رسول انہیں میں کا پڑھتا ان پاس اوس کی آیتیں اور ان کو سنوارتا اور سکھاتا کتاب اور عقلمندی اور اس سے پہلے پڑے تھے۔ صریح بھلاوے میں اور ایک اوروں کے واسطے اونہیں میں سے جو ابھی نہیں ملے ان میں اور وہی ہے زبردست حکمت والا۔ یہ بڑائی اللہ کی ہے دیتا ہے جسکو چاہے اور اللہ کا فضل بڑا ہے۔

پس یہ آیت صاف بتلا رہی ہے۔ کہ وقت نزول آیۃ مذکورہ جو صحابہ موجود تھے ان کے علاوہ آخر اور لوگ بھی ایسے پیدا ہونگے۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض پاکر اصحاب رسول صلعم میں ملحق ہو جائینگے اور یہ بات خدا تعالےٰ سے بعید نہیں۔ کیونکہ وہ عزت والا ہے جسکو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور وہ حکیم ہے اس کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں۔

بخاری نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے۔ کہ

کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ سورہ جمعہ اور آیہ وآخرین منہم لما یلحقوا بہم اُتری۔ تو میں نے پوچھا کہ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہ کون ہیں اس کا جواب نہ دیا یہانتک کہ تین چار بار عرض کیا گیا۔ اور اس وقت ہم میں سلمان فارسی موجود تھے۔ رسول نے ان کے کندہ پر اپنا ہاتھ رکھکر کہا کہ اگر ایمان ثریا تک بھی چلا گیا ہوگا تو ان میں سے بعض شخص یا ایک شخص اُتار کر لائیگا۔ دیکھو بخاری مطبوعہ احمدی پریس صفحہ ۷۲۷"

اہل انظر دن! شیخصاحب کا تو یہ عقیدہ ہے۔ کہ آیۃ الاستخلاف میں خلافت کا وعدہ صرف صحابہ کے ساتھ مخصوص ہے۔ مگر خدا اور رسول کے کلام سے ثابت ہوا۔ کہ اخیر زمانہ میں بھی صحابہ موجود ہوں گے۔ پس شیخصاحب کے قاعدہ کے مطابق بھی اخیر زمانہ میں خلافت موعود ثابت و متحقق ہوگئی اور کوئی اشکال باقی نہ رہا۔ اب شیخصاحب کو چاہیئے۔ کہ وہ خدا اور رسول کی مخالفت سے توبہ کرکے اپنی ضد سے باز آجاویں۔ ورنہ وعید فاولئک ھم الفاسقون کو نصب العین فرمائیں۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالےٰ)

بدر خواتین

گذشتہ اشاعت سے آگے

جب ہمارے پیروں کو یہ عیش نصیب ہیں تو انکو کیا پرواہ کہ وہ مسلمانوں کی ڈوبتی ناؤ سنبھالیں یا اندیشہ کریں۔ آہ غریب آفت کے ستائے مسلمانو! صبر کرو۔ خدا کے قہر کی تجلی ان بدنام کنندہ ہستیوں کو عنقریب فنا کرنے والی ہے اور ان کے بدلے رحمت کا خاص ظہور ہونیوالا ہے۔

خدائے برحق کو حاضر ناظر سمجھ کر اور حضور سرور کائنات کی روح کو صاحب اور اک مان کر محض سچے دل سے یہ نامہ لکھا گیا ہے۔ اگر ناحق کے حامیتی حق کا مقابلہ کریں گے۔ تو سوائے خدا کے ان کو کوئی جواب نہ دیگا۔ اس لئے بجائے اس دردسری کے مناسب یہ ہے۔ کہ یہ مشائخ اپنے حالات کی اصلاح کریں۔ اور دیکھیں کہ ان بزرگوں نے جو دولت سینکڑوں برس کی محنت سے اسلام کے خزانہ میں جمع کی تھی اب غیر اس کو لوٹ رہے ہیں ؎

فریاد اے کشتی امت کے نگہباں۔
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے۔

انصاف پسند نامہ نگار نے ان لوگوں کی اصل حالت کا فوٹو کھینچا ہے۔ جو کہ اپنے تئیں منزکی۔ مصلح۔ رہبر اور پیشرو کہلانے کے مستحق سمجھتے ہیں۔ بتلاؤ جب پیروں کی یہ حالت ہوئی۔ تو مریدوں کا اللہ بیلی۔ کیا وہ وقت نہیں آگیا۔ کہ مسیح موعود دنیا کو قعر ضلالت سے نکالکر انسانوں کو باخدا انسان بناوے۔ تو پھر جب دنیا نے اُسے قبول نہ کیا تو پھر اس کی تائید میں طرح طرح کے عذابوں نے آگھیرا۔ جیسا کہ ہر ایک نبی کیوقت آتے رہے ہیں مثلاً حضرت نوح کی قوم پر طوفان۔ حضرت ہود کی قوم پر قحط اور جھکڑ۔ حضرت لوط کی قوم پر ژالہ باری۔ حضرت شعیب کی قوم پر شدید زلزلہ۔ اسی طرح اس برگزیدہ خدا کی انکار کی بدولت پے در پے عذاب آرہے ہیں اور آتے رہیں گے۔ خطوں کے ذریعہ معلوم ہوا کہ ترکستان کے علاقہ سمرقند اور بخارا میں اگلے دن ایک شدید زلزلہ آیا۔ جس سے قریب سات ہزار کے آدمی مرگئے اکثر مکانات گر گئے۔ لوگوں کے اوسان خطا ہو رہے ہیں۔ کیا اب بھی علم ہیئت کے ماہر کہہ سکیں گے۔ کہ خدائی قانون کو ہم نے بدل دیا۔ اور زلزلے آنے ہی موقوف ہو گئے۔

اے متعصب قوم اب بھی آنکھوں سے جہالت کی پٹی کھولدے اور دیکھ کہ اس فرستادہ خدا کے الہامات کس سرعت سے پورے ہو رہے ہیں اور وہ گمنام آدمی جسکو کئی دفعہ قتل کی دھمکیاں دیگئیں اور خون کے مقدمے بنائے گئے۔ اوس وقت اس کا بجز خدا کوئی حامی تھا نہ مددگار نہ پاس مال نہ دولت صرف محبوب ازلی کا آسرا تھا۔ جس نے قرآن کریم کی یہ آیت اتاری۔ ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ ولما یاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم مستہم الباساء والضراء وزلزلوا حتی یقول الرسول والذین اٰمنوا معہ متی نصر اللہ الا ان نصر اللہ قریب" یعنے کیا گمان کیا تم نے کہ تم داخل ہو بہشت میں اور ابھی نہیں تمکو حالت ان لوگوں کی جو گذرے پہلے تم سے لگی ان کو فقیری اور بیماری اور ہلائے گئے یہانتک کہ بول اُٹھے پیغمبر اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے کب ہوگی مدد اللہ تعالےٰ کی خبردار ہو تحقیق مدد اللہ تعالیٰ کی قریب ہے" پھر جب خدا کی مدد آن پہونچی۔ تو تمام دنیا میں اس کی مہدویت اور عیسویت کا ڈنکا بجگیا یورپ اور امریکہ تک خبریں پہونچ گئیں۔ دُکھ دینے والے خود بخود سرنگوں اور ہلاک ہوئے جنہوں نے نہ صرف مشن کو بند کرنے کے واسطے جان توڑ کوششیں کیں بلکہ ان کی تخریب اور استیصال میں کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا تن من دھن سب کچھ اس کار خیر میں لگا دیا۔

یہ سنت اللہ چلی آتی ہے۔ کہ جب کوئی خلیفہ مامور ہوا تو شیطانی لشکر بھی اس کے ساتھ ہی اُٹھ کھڑا ہوا جہانتک ہو سکا۔ اس خلیفہ برحق کی مخالفت و معاندت میں سعی کی۔ مگر وہ اللہ تعالےٰ کے نور ہوتے ہیں کوئی ان کو بجھا نہیں سکتا۔ چونکہ خدا کی قوت سے معمور ہوتے ہیں کسی کے ہٹانے سے ہٹ نہیں سکتے بلکہ دن بدن برابر چمکتے چلے جاتے ہیں اور آخرکار اللہ تعالےٰ کی تائید اور نصرت سے اعلیٰ درجہ کی عزت اور رفعت کے تخت پر جلوہ افروز ہو جاتے ہیں۔ ہمیشہ خاصان خدا کو ابتلاء پیش آتے رہے ہمیشہ ان کی قوم ہی نے ان کی مخالفت کی اور ان کی مخالفت میں یہ سر ہوتا ہے کہ اہل بصیرت کو معلوم ہو جائے۔ کہ وہ کسی زمینی بھروسہ سے کامیاب نہیں ہوئے بلکہ صرف آلہی تائید اور آسمانی ہتھیاروں سے۔

زمین والوں نے ہر طرح ان کی ہلاکت اور اہانت میں سعی کی۔ بہتیرا زور لگایا۔ کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ تو پھر اس صادق نے بھی پہلے صادقوں کی مانند کہہ دیا۔ کہ کیدونی جمیعاً ثم لا تنظرون۔ تم سب کے سب مل کر ہماری مخالفت کرو۔ پھر ایک دم بھی ہمیں مہلت نہ لینے دو لیکن چونکہ مرسلوں کے ساتھ امداد ربانی ہوتی ہے۔ اور ملائکہ آسمانی اور قوائے طبعی ان کی تائید میں ہوتے ہیں اسلئے آخرکار ان کو اللہ تعالےٰ کامیاب کرتا ہے۔ خدا کی رضامندی کا تاج پہن کر عزت اور رفعت کے تخت پر جا بیٹھتے ہیں۔ اور دشمن حسد کی آگ میں جل بھن کر کوئلہ ہو جاتے ہیں۔

اے اندھے مخالفو! تم نے کہانتک مخالفت کی لیکھرام کے فیصلی قتل کو سازش قرار دیا اور قاتل کو ڈھونڈنے کے واسطے بہتیرے ٹکریں ماریں۔ اب بتلاؤ ڈوئی کی موت امریکہ میں پادری آتھم کی موت۔ چراغ الدین اور سعد اللہ کے خاتمے نے یہ ظاہر نہیں کر دیا۔ کہ فرستادہ خدا کے پاس دعا کا ایک ایسا حربہ ہے۔ کہ جو ہزاروں تیغوں سے تیز اور بران ہے اور واصل جہنم کئے بغیر نہیں چھوڑتا

دشمنوں کیواسطے یہ ایک ایسا بھاری بھرکم پتھر ہے۔ کہ جو اس کے ساتھ ٹکراتا ہے۔ مگر وہ چکنا چور ہو جاتا ہے دوستوں کے واسطے ایسا اکسیر ہے کہ جو اس کے ساتھ چھوتا ہے سونا ہو جاتا ہے۔ افسوس اے دشمنو! تم نے چشم بصیرت کے کام نہ لیا اور ہمیشہ نکتہ چینی اور عیب جوئی پر ہی نظر رکھی جس کا انجام یہ ہوا۔ کہ ہبآءً منثورا ہو گئے۔ اے نادان دشمنو! مجھ ڈر ہے۔ کہ تم ضرور ایک دن کہنے لگو گے۔ کہ آگے تو مرزا صاحب آدمیوں سے سازش کرتا تھا مگر اب اس نے خدا سے بھی سازش کر دی ہے جو کہ اس کے الہام اور پیشگوئیاں پوری کر دیتا ہے اور جس سے ہمیں ہمیشہ شرمندہ اور رسوا ہونا پڑتا ہے۔

اے مخالفو! آؤ اور دیکھو کہ اسی بے کس اور بے بس مرزا صاحب کے ساتھ قریباً چار لاکھ ایسا جاں نثار ہے جو کہ اپنی عزیز سے عزیز چیز کو اس پر قربان کرنے کو حاضر اور طیار ہے۔ اور وہ وقت بھی انشاء اللہ قریب آنے والا ہے کہ جب اس کے دامن سے بادشاہ برکت ڈھونڈینگے مبارک ہیں وہ آدمی جو اس بدر کی زیارت سے مشرف ہو رہے ہیں۔ اور خوش نصیب ہیں وہ روحیں جو اس کی سایۂ عاطفت میں پرورش پا رہی ہیں۔ بدنصیب ہے وہ شخص جو اس قیمتی وقت کو رائگان کہو رہے ہیں۔ وہ اس وقت کو یاد کرکے ضرور پچھتائیں گے اور سر پیٹیں گے

کھیتوں کو دے لو پانی اب بہ رہی ہے گنگا

کچھ کر لو نوجوانو اٹھتی جوانیاں ہیں

اے قوم! اے غافل قوم! اب اٹھ بہتیرا سو چکی نیند سے آنکھیں کھول اور دیکھ کہ اس خدائی آفتاب کی کرنیں دنیا کے ہر ایک گوشہ میں پہونچ چکی ہیں۔ اور نیند کے متوالے اٹھ رہے ہیں۔ خدا کا برگزیدہ مذہب ازسرنو زندہ کیا گیا۔ تمام جھوٹے مذہب شمشیر قلم نے کاٹ ڈالے۔ یہ وہی خدا کا پہلوان چودھویں (صدی) کا چاند ہے جس کا انتظار کرتے کرتے ایک دنیا کی آنکھیں پتھرا گئیں۔ آؤ اس کو نبوت کی کسوٹی پر پرکھ کر دیکھ لو۔ ورنہ ضرور پشیمان ہو گے۔ مثل مشہور ہے کہ ؎

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔

اخیر میں دعا ہے۔ کہ اے خداوند ارض و سما سب کو اس امام برحق کی شناخت عطا فرما اور راہ مستقیم پر چلا والسلام۔

اہلیہ ملک کرم الٰہی بھیرہ ضلع شاہ پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

ماموریں اللہ کی شناخت کے معیار

سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار بدر مطبوعہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۸ء

(۲) تائید ایزدی اور نصرت الٰہیہ ہر وقت اور ہر حال میں اس کے شامل حال ہوتی ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ انا لننصر رسلنا۔ اور اہل بصیرت کے لئے اس کی شناخت کا یہ ایک بڑا معیار ہوتا ہے مگر ان لوگوں کے لئے جو دل کے اندھے ہوتے ہیں۔ یہ گویا کچھ بھی نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ من کان فی ھذہٖ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ و اضل سبیلا۔ جو اس جہان میں اندھا ہے۔ وہ آخرۃ میں بھی اندھا ہی ہوگا بلکہ اس سے بھی بدتر یعنے جو شخص حق کے پانے سے اس جہان میں محروم رہا۔ اور جہالت اور دل کے اندھا پن سے ہی اس جہان سے گذر گیا وہ عاقبت میں بھی محروم ہی رہیگا۔ بلکہ پہلے سے بھی بدتر حالت میں ہوگا۔ پھر آخرت میں اس کے لئے سوائے حسرت اور عذاب جہنم کے اور کچھ بھی نہیں۔ اسی لئے جناب رسالتمآب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو شخص اپنے زمانہ کے امام کو شناخت نہیں کریگا وہ جہالت کی موت سے مریگا یعنے وہ حق اور صداقت کے پانے سے محروم رہا اور اسی آیت من کان فی ھذہٖ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ کا مصداق بنکر دنیا سے بحالت نامرادی چلا گیا۔ اب یہ غائت درجہ ڈرنے اور غور کا مقام تھا مگر بہت سے لوگوں نے جنکو اپنے علوم پر بڑا ناز اور گھمنڈ اور اپنی نادانی وجاہت پر بڑا فخر تھا۔ ان وعید کے امور کیطرف کچھ بھی توجہ نہ کی۔ اور بوجہ اپنی خود بینی۔ تکبر۔ حب دنیا اور فخر خاندانی ایسی اہم اور ضروری صداقت کے پانے سے بکلی محروم رہے اور جو لوگ سیدھے سادھے پاک باطن نیک طینت اور خود بینی اور تکبر سے خالی تھے وہ اس صداقت حقہ کو پاکر فائز المرام ہو گئے اور سابقوں میں داخل ہو گئے۔ گویا خود خدا تعالےٰ نے ان کو صاف باطن اور عجز و نیاز سے پر دیکھ کر ان کی دستگیری کی اور اپنے کنار عاطفت میں لیکر ان کو زندگی کے آب حیات تک جو وجود امام پاک ہے۔ پہونچا دیا۔ آپ جانتے ہیں۔ کہ انکار اور تکبر دو ایسے امراض ہیں۔ کہ وہ بالضرور انسان کی روحانی موت کا باعث ہو جاتے ہیں۔ شیطان بھی انہی دو باتوں کی وجہ سے راندہ درگاہ الٰہی ہوا۔ اور جو شخص ان دو شیطانی اوصاف سے متصف ہوگا۔ اس کا بھی وہی حال ہوگا جو اس ملعون کا ہوا۔ سو ہر ایک مومن کو ہوشیار رہنا چاہیئے کہ یہ دو شیطانی اوصاف اس میں پیدا نہ ہوں۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

پھر میں اپنے اصل مضمون کیطرف رجوع کرکے کہتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فرستادہ کی ہر امر میں تائید کرتا ہے۔ اور ہر میدان اور ہر مقابلہ میں اپنی نصرت اس کے شامل حال کرتا ہے۔ یہ ایک قدرتی اور بدیہی بات ہے۔ کہ جو شخص کسی کا کسی غرض کے سرانجام کیلئے بھیجا ہوا ہوتا ہے۔ وہ اس کی بڑی تائید اور نصرت و امداد کرتا اور نہیں چاہتا۔ کہ وہ بے عزت کیا جاوے۔ یا اس کام کے سرانجام میں ناکام رہے جس کے لئے وہ بھیجا گیا ہو کیونکہ اس کی تذلیل اور ناکامی میں خود بھیجنے والے کی ذلت اور ناکامی ہوتی ہے۔ اب جبکہ اللہ تعالےٰ احکم الحاکمین اور قادر مطلق توانا اور حی و قیوم خدا ہے۔ جسکی قہاری اور جباری کے آگے کسی کو چون و چرا کرنے یا دم مارنے کی جگہ نہیں۔ جو چاہے۔ تو ایک آن واحد میں سب کو فنا کردے اور ایک پل میں نئی دنیا پیدا کر دے وہ کب گوارا کر سکتا ہے۔ کہ اس کا مامور جس کو اپنی مرضی فی الارض پورا کرنے کے لئے اور محض اپنی رحمانیت کے تقاضا سے اپنی مخلوق کو راہ راست پر لانے اور ان کو کفر و شرک اور ہر ایک قسم کی بدراہی اور معصیت سے۔ بچانے کے لئے اور اس طرح خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرکے نجات دائمی حاصل کرنے کے لئے مبعوث کیا ہے ذلیل کیا جاوے۔ یا اپنی رسالت کے کام کی تکمیل میں ناکام رہے۔ نہیں بلکہ ہر طرح کی عزت اور سرخروئی اس کو بخشتا ہے۔ اور ہر امر اور ہر مقابلہ اس کو فتح نمایاں ہوتی ہے گو بظاہر ایسی باتیں گاہ بگاہ واقع ہوتی ہیں۔ جو عوام الناس کی نظر میں بسبب انہیں کی کوتاہ نظری کے اس کی ناکامی کی معلوم ہوتی ہیں۔ مگر درحقیقت وہ ایسی ہوتی ہیں۔ کہ انہیں میں سے اللہ تعالیٰ اس کی ترقی اور قبولیت عامہ کی راہیں نکال دیتا ہے۔ اور پھر وہ باتیں اہل بصیرت کیلئے آیات اللہ ہوتی ہیں۔ جن سے ماموریں اللہ

کی شناخت ہوتی ہے۔ کیونکہ اگر کوئی ایسا شخص جو منجانب اللہ نہ ہو اور ایسے مصائب اور دل شکن امور میں مبتلا ہو۔ تو وہ ہرگز انہیں اٹھا نہیں سکے گا۔ اور ان کے نیچے کچل کر حالت یاس میں اپنی زندگی کا خاتمہ کر دیگا جیسا کہ بسا اوقات ایسے لوگوں کی حالت میں دیکھا جاتا ہے۔ جو معرفت الٰہی میں کچے اور قبولیت کے درجہ سے گرے ہوئے ہوتے ہیں مگر ماموریں اللہ کو ہر طرح کا استقلال صبر شجاعت اور دنیا وما فیہا سے بکلی استغناء وغیرہ صفات کاملہ بخشی جاتی ہیں اور ایک نہیں ہزاروں مصائب کے پہاڑ ان پر گریں تو وہ بعونہ تعالٰے گھبراتے نہیں اور صحیح سلامت بامراد ان سے باہر آتے ہیں۔ سچے مصلحوں اور جھوٹے ریفارمروں میں ایک یہ امر ہی مابہ الامتیاز ہوتا ہے۔ کہ سچے ریفارمر کسی صورت میں ہی ہمت نہیں ہارتے اور نہ مایوس ہوتے ہیں۔ برخلاف اس کے جو بناوٹی اور جھوٹے ہوتے ہیں۔ ان میں وہ کامل استقلال ہرگز نہیں ہوتا۔ وہ ذرا ذرا ناکامیوں کے آنے سے ہمت ہار دیتے ہیں اور تھک کر رہ جاتے ہیں۔ نمونہ کے طور پر ہی دیکھئے۔ ہمارے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں بدطبع اور بدقسمت لوگوں نے از راہ حسد و عداوت کس قدر زور لگایا۔ مقدمات بنائے۔ حکام میں ان کے پھنسانے کے لئے ان کے برخلاف ترکیبیں کیں۔ لوگوں کو ان کے پاس آنے سے روکا۔ گالیاں دیں۔ لوگوں میں جھوٹی باتیں ان کی نسبت کیں۔ غرض طرح طرح کے حیلے اور مکر کئے۔ تاکہ وہ ذلیل اور بدنام ہوں اور ان کی ترقی بند ہو اور دنیا میں (نعوذ باللہ) وہ جھوٹے ثابت ہوں۔ غرض شیطنت نے اپنا پورا زور لگایا۔ مگر کیا وہ لوگ اپنے ایسے ارادوں میں کامیاب ہوئے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ برخلاف اس کے اللہ تعالٰی نے ہر ایک مخالف کے منصوبہ میں دشمنوں کو ناکام اور نامراد رکھا اور حضرت امام الوقت کی ایسی تائید کی کہ سوائے صادقوں کے کسی اور کی نہیں ہو سکتی۔ خداوند تعالٰے نے دن بدن ان کی جماعت میں ترقی دی۔ یہاں تک کہ آج لاکھوں تک آپ کے مریدین کی تعداد ہو چکی ہے۔ ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ واللہ ذو الفضل العظیم۔ کیا کسی کاذب کو یہ خارق عادت ترقی نصیب ہو سکتی ہے۔ انگریزی میں بھی ایک مثل ہے۔

A lie has no legs یعنی جھوٹ کے پاؤں نہیں۔ کیا معنے کہ جھوٹ پر نہیں رہ سکتا۔ یعنے جھوٹے کا جھوٹ جلدی طشت از بام ہو جاتا ہے اور اس کو فروغ نہیں ہو سکتا۔ پھر دیکھئے۔ کہ زمین اور آسمان نے حضرت امام الوقت کی تائید میں بہت سے نشانات دکھائے مثلاً ایک ہی رمضان میں بموجب پیشگوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسوف خسوف کا ہونا۔ امام الوقت کی بعثت کے وقت جسکو تقریباً پچیس سال کا عرصہ ہوا ہوگا۔ آسمان پر کثرت سے شہاب ثاقب گرنا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ ملکوت السمٰوٰت میں اظہار مسرت اور خوشی ہو رہا تھا بہرحال میں مختلف مقامات میں عجیب وغریب شہابوں کا گرنا اور گردوں کا چلنا وغیرہ۔ پھر زمینی نشانات کا جن کا ذکر قرآن واحادیث میں ہے وقوع میں آنا۔ مثلاً خر دجال (ریل وموٹر کار) کا زور شور سے زمین پر چلنا۔ ملک عرب میں ریل کا بننا اور اس وجہ سے اونٹوں کا بیکار ہونا اور دیگر اور بہت سے نشانات جن سب کا بیان کرنا موجب طوالت ہوگا۔ ظہور میں آئے۔ مگر افسوس مخالفوں نے اون سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا۔ اور روحانی اندھا پن کو پورا ثبوت دیا۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالٰے)

خادم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
ہدایت اللہ احمدی گجرات

حالت زمانہ بالطبع ایک مصلح ربانی کو چاہتی ہے

شان ایزدی ہے۔ کہ آجکل دنیا تقلیدی مسلمانوں سے گویا پُر ہے۔ جو اصل اسلام سے محض ناواقف ہیں۔ اون کا نماز روزہ ودیگر احکام شریعت صرف رسم کے رنگ میں رہ گئے ہیں اور بہت سے مسلمان تو ایسے ہیں۔ جو احکام شریعت کی فرمانبرداری ظاہری اور رسمی طور پر بھی کرنے کی پرواہ نہیں کرتے اور اون کی تعداد کے مقابلہ میں صرف ایک قلیل تعداد ان لوگوں کی ہے جو صرف تقلیدی طور پر نماز روزہ وغیرہ احکام بجالانے کے عادی ہیں اور اون میں سے بھی بہت سے لوگ ایسے ہیں جو قرآن شریف ہرگز پڑھ نہیں سکتے اور معدودے چند جو قرآن شریف پڑھتے بھی ہیں وہ اس کے معانی سے بالکل بے خبر اور گویا طوطے کی طرح پڑھتے ہیں اور کبھی اون کو یہ خیال نہیں کہ اس کلام پاک کا مطلب سمجھیں تاکہ معلوم ہو کہ اللہ تعالٰی کیا فرماتا ہے اور پھر اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں بعض سادہ لوح مسلمانوں کا یہ خیال ہے۔ کہ قرآن شریف کے معانی سمجھنے کی عوام الناس کو کچھ ضرورت ہی نہیں کیونکہ اس سے وہ شبہات میں پڑ جاتے ہیں اور عام مسلمانوں کی نماز کا یہ حال ہے۔ کہ جھٹ پٹ وضو کیا اور چند منٹوں میں ٹھونگیں مار کر نماز ادا کر لی۔ گویا یہ ایک بوجھ ہے جو سر پر سے فوراً پھینک دیا جاتا ہے اگر کہا جاوے۔ کہ آہستہ سے تعدیل ارکان کے ساتھ خشوع اور خضوع اور حضور دل سے معانی پر نظر رکھ کر نماز ادا کرو۔ تو یہ اون کے لئے سخت مشکل کام ہے جس سے عہدہ برآ ہونا اون کے لئے تقریباً محال ہے اون کا ایسی جلدی سے نماز ادا کرنا ظاہر کرتا ہے کہ اس میں اون کیلئے کوئی لذت نہیں اور خشوع خضوع پیدا نہ ہونا صرف یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ اس احکم الحاکمین جسکی روبرو وہ کھڑے ہوتے اور رکوع اور سجود کرتے ہیں۔ کوئی عظمت اون کے دل میں نہیں ورنہ اگر یقین ہو۔ کہ وہ سمیع۔ بصیر اور علیم ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ اون کے دل پر اوس کا جلال اور عظمت مستولی نہ ہو ایک مومن کے واسطے سب سے ضروری بات یہی ہے۔ کہ وہ نماز پنجگانہ خشوع خضوع اور حضور دل سے ادا کرے۔ اور ایسے ادا کرے کہ گویا وہ اللہ تعالٰی کو دیکھ رہا ہے اور جب اسکی نماز ایسی ہوگی۔ تو پھر اس سے تمام بدعملیاں۔ جھوٹ بولنا۔ غیبت کرنا۔ بددیانتی اور بدنظری وغیرہ دور ہو جاویں اور کامل مومنین کی سی صفات اس میں جلوہ گر ہو جاوینگی۔ کیونکہ حقیقی نماز کا یہی خاصہ ہے۔ کہ انسان کو پاک کر دیتی ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالٰی قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ انّ الصّلوٰۃ تنھٰی عن الفحشاء والمنکر اور اگر ایک شخص باوجود نماز ادا کرنے کے نیک نہیں بنتا تو اوسکی نماز نماز نہیں وہ صرف ٹکریں ہیں اور اللہ تعالٰی ایسے نمازیوں پر افسوس کرتا ہے جو اپنی نماز سے بیخبر ہیں یعنے اصل مفہوم نماز سے نابلد ہیں اور حضور دل سے ادا نہیں کرتے۔ صرف زبان ہلاتے ہیں اور دل غفلت کے پردوں میں ہے جیسے کہ فرمایا۔ فویلٌ للمصلین الّذین ھم عن صلاتھم ساھون۔ سو ہر ایک مومن کو اپنی نماز ایسی بنانی چاہیئے جس سے وہ مطلب حاصل ہو جو نماز کا اصل مدعا ہے

پھر عام طور پر اون لوگوں نے جو علمائے کرام اور مشائخ عظام

کہلاتے ہین اپنے اصلی کام یعنی امر معروف اور نہی عن المنکر بالکل ترک کر دیا ہے وہ دنیا کے دون کی محبت مین گرفتار ہو گئے ایک شخص ہزار بدعات اور خلاف شریعت رسومات کرے انکو اُسے منع کرنے سے کوئی غرض نہین انکی خوشی صرف اسی مین ہے کہ انکی آمدنی مین فرق نہ آوے بلکہ بعض علماء تو مین نے ایسے دیکھے ہین کہ دنیاوی لالچ کی خاطر جھوٹے نکاح پڑہنے سے دریغ نہین کرتے اور جھوٹی گواہیان دینے سے بھی خدا سے نہین ڈرتے۔ درس تدریس علماء کا کام تہا مگر وہ بھی ان لوگون نے ترک کر دیا۔ سوا دینی تعلیم کی بجائے مدارس مین صرف دنیاوی تعلیم دینے پر اکتفا کیا جاتا ہی غرض مسلمانی صرف برائے نام رہگئی۔ بعض مسلمان ایسے ہین کہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ تک صحیح پڑہنا نہین جانتے۔ اور پھر انکے خیالات معاملات وغیرہ ایسے ہین کہ مومنون کی شان سے بہت ہی بعید ہین۔ اور عام طور پر لوگ دنیاوی معاملات اور کاروبار مین ایسے منہمک اور محو ہین کہ گویا دنیا پرستی اور دنیا طلبی ہی انکا اصل مدعا ہے اور جانتے بھی نہیں کہ دین کیا ہی۔ اور زبان حال سے بتلا رہے ہین کہ آخرت پر انکا ایمان نہین ورنہ وہ دین سے ایسے لاپرواہ اور خدا سے ایسے بیخوف کیون ہوتے۔ کچھ عرصہ کا ذکر ہے کہ مین ایک سوداگر کی دوکان پر گیا۔ اثنائے گفتگو مین مینے اُس سے پوچھا کہ آپ نماز بھی پڑہا کرتے ہین تو اُسنے کہا پڑہتا ہون۔ مگر پانچوقت نہین۔ مینے کہا کہ پانچ وقت کیون نہین پڑہتے اُسنے کہا کہ دوکان کا اس قدر کام ہوتا ہے کہ بالکل فرصت نہین ہوتی اور نہ وقت ہی ملتا ہے۔ سو یہ حال ہے عام مسلمانون کا۔ اور باوجود ایسا دنیا پرست اور دنیا کا کیڑا ہونیکے پاک لوگون پر یہ لوگ طعنہ زنی کرتے ہین اور انکی بدزبانی کی کوئی حد نہین رہتی۔ میرے ایک احمدی بھائی نے ذکر کیا کہ اسکے بھائی سے (جو ابھی احمدی نہین مگر خیالات نیک رکھتا ہے) ایک مخالف نے کہا کہ مرزا صاحب (نعوذ باللہ) کاذب ہے۔ اسنے جواب مین کہا کہ کاذب کس کو کہتے ہین اسنے کہا۔ جو جھوٹا ہو اور حق کو چھپائے اسنے کہا اچھا مین تم سے چند ایک سوال کرتا ہون سنو اور انکا جواب دو۔ اول یہ بتاؤ کہ جب کوئی شخص شادی پر ناچ کروائے تو کیا تمہارے علماء اسکو اس فعل سے منع کرتے ہین اور اگر وہ باز نہ آوے تو کیا اس سے اظہار خفگی کرتے ہین؟ اس نے جواب مین کہا نہین پھر اُسنے کہا کہ شادیون پر جو خلاف شرع امور مثلاً گانان باندہنا وغیرہ کئے جاتے ہین تو کیا تمہارے علماء ان لوگونکو ایسی ممنوعات سے روکتے ہین اور اگر وہ نہ رکین تو کیا ان سے بیزاری ظاہر کر کے یہ کہتے ہین کہ ہم تم سے تعلق قطع کر دینگے؟ اور تمہارے گھر کا کھانا پینا چھوڑ دینگے؟ اُسنے کہا نہین۔ پھر اسنے کہا کہ کیا وہ بے نمازون۔ زانیون۔ شرابیون کو کہتے ہین۔ کہ بدکرداریان ترک کر کے نماز پڑہا کرو۔ ورنہ ہم تمہارا جنازہ نہین پڑہینگے۔ اسنے کہا نہین۔ پھر اسنے کہا کہ اب حضرت میرزا صاحب کا حال سنیے۔ وہ فرماتے ہین کہ جو نماز نہین ادا کرتا وہ ہماری جماعت مین نہین۔ جو فسق و فجور نہین چھوڑتا اس سے ہم بیزار ہین۔ جو دنیاوی رسومات مین مبتلا ہے وہ ہم سے علیحدہ ہو جائے۔ جو بری صحبت ترک نہین کرتا اور خیانت اور رشوت کہاتا ہے غرض جو کسی قسم کا فساد اپنی طبیعت مین رکھتا ہے اور خدا اور رسول کے حکمون پر کاربند ہو کر پورا مومن نہین اور پاک تبدیلی اپنے وجود مین نہین کرتا وہ ہم مین سے نہین ایسے شخص سے خواہ وہ ہمارا کیسا ہی قریبی رشتہ دار ہو ہمارا کوئی تعلق نہین اور نہ ہمکو اسکے روپیہ کی کچھ پرواہ ہے۔ ہماری جماعت مین صرف وہی داخل ہے جو خدا اور رسول کا پورا فرمانبردار ہے اور تبلیغ اسلام اور اسلامی غیرت کا پورا جوش اپنے اندر رکھتا ہے۔ اب بتلاؤ کہ کاذب اور حق کو چھپانیوالا کون ہے۔ آیا مرزا صاحب یا تمہارے علماء۔ واقعی تمہارے علماء کاذب اور حضرت مرزا صاحب صادق ہین۔

الغرض دنیا کے مسلمانون پر نگاہ غور کرنے سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ انمین پرلے درجہ کی گمراہی پھیل گئی اسلام کے اصلی مفہوم سے جاہل مطلق ہو گئے اور دنیا طلبی اور زرپرستی مین غرق ہو گئے۔ گویا کہ سکتے ہین کہ قرآن شریف جہان سے اوٹھ گیا اور ایمان ثریا پر چلا گیا۔ تو اب بتلایئے کہ جب زمانہ کی ایسی حالت ہو جائے۔ یعنے ظہر الفساد فی البر والبحر کا نقشہ قایم ہو گیا ہو۔ سنت اللہ کے موافق کوئی شخص خدا کی طرف سے ایسا مبعوث نہین ہونا چاہیئے جو گم گشتہ ایمان کو از سر نو تازہ کرے۔ اور اسلام کا حامی ہو کر اسکو دنیا مین از سر نو قایم کرے۔ کیونکہ اسلام ایک ایسا دین ہے جسکا نگہبان خود اللہ تعالیٰ ہے اور وہ نہین چاہتا کہ اسکا نام و نشان دنیا سے مٹ جاوے اور شرک اور کفر اسکی جگہ پھیل جاوے اور کوئی خدا واحد لاشریک کا پرستار نہ رہے۔ اسکی غیرت ہرگز یہ تقاضا نہین کر سکتی۔ وہ غیور خدا ہے۔ بڑی طاقت اور حکمت والا۔ آپ دیکھتے ہین کہ اللہ تعالے نے عالم اسباب مین بھی یہ ظاہری قانون رکھا ہوا ہے کہ جب امساک باران ہو کر بانہایت درجہ کو گرمی پہنچکر زمین کی روئیدگی جلجاتی ہے تو آخر اسکی رحمت جوش مار کر مردہ زمین کو از سر نو زندہ اور تازہ کرنیکے لئے بارش بھیجتی ہے۔ ایسے ہی جب روحانیت لوگون مین نہین رہتی اور لوگ دین الٰہی پر عمل کرنا چھوڑ کر طرح طرح کی گمراہیون اور شرارتون اور نہایت درجہ کی بددینی مین پڑ کر دولت ایمان کو بکلی ہاتھ سے کھو بیٹھتے ہین۔ تو اللہ تعالیٰ اسی اپنے قدیم قانون کے مطابق دنیا مین ایک مصلح کو اپنی طرف سے بھیجتا ہے۔ (باقی آیندہ)

خادم حضرت حجۃ اللہ فی الارض ہدایت اللہ از گجرات

مبارک

برادر فخر الدین صاحب ساکن بھیانی حال ملازم چھاونی لاہور کے ہان خدا تعالےٰ نے فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے جسکا نام برادر موصوف نے بشارت اللہ کے مطابق محمد یعقوب رکھا ہے۔ اللہ تعالےٰ مولود مسعود کو نیک بنا وے اور لمبی عمر صحت و عافیت کے ساتھ عطا کرے۔

آمین

مسلمان یہہ کہتے ہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللّٰھم صل علی محمد وال محمد و بارک وسلم انک حمید مجید

قولہ تعالی - اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَاءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ط۔

بخدمت مخدومی و مکرمی حضرت مفتی صاحب مدظلہ السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ' صاحب الرئیس اخبار عام کے ایک سوال کے جواب مین مینے یہ مضمون لکھا تہا جسکو صاف بہی نہین کیا گیا اگر پسند خاطر ہو اور اس قابل ہو کہ مقدس اخبار بدر مین میرے بیان کو جگہہ مل سکے تو اسکو درست فرماکر جگہہ دیوین۔

پرچہ اخبار عام مطبوعہ ۲۳ جنوری سنہ ۱۹۰۸ء جسمین یہ سرخی بطور استفسار دیکر "مسلمان کیا کہتے ہین" مضمون ذیل درج ہے "مولانا لیاقت حسین پر جو جو بائیسال مین مقدمہ دائر ہے وہ اسلئے ہے کہ انہون نے قرآن مجید کی آیتین جمع کرکے ایک اشتہار چہاپکر تقسیم کیا تہا جس سے اہل اسلام کو انگریزون کے برخلاف ورغلانا و جوش دلانا سمجہا گیا ہے۔ انہین متنازعہ آیتون کی نسبت کلہی کے ایک روزانہ اسلامی صحیفہ سلطان الاخبار کے ایڈیٹر مولوی عبد المجید صاحب فرخ نے بیان کیا ہے کہ مولانا لیاقت حسین نے جو ترجمہ کیا ہے وہ بالکل ٹہیک ہے اور اشتہار قرآن شریف کے مطابق ہے" پیشتر اس سے کہ صاحب ایڈیٹر اخبار عام کے اس سوال کا جواب دیا جاوے "مسلمان کیا کہتے ہین" یہ سوال اہل ہنود سے قابل دریافت معلوم ہوتا ہے کہ مولانا لیاقت حسین نے قرآن کی آیتین جمع کرکے اونکی بناء پر اہل اسلام کو انگریزون کے برخلاف ورغلانا و جوش دلانا چاہا لیکن برخلاف اونکی اس کوشش کے اہل اسلام تو اونکے ورغلانے مین نہ آئے۔ مگر ہنود اونکے ورغلانے مین کسطرح آئے۔ کیونکہ واقعات ظاہر کر رہے ہیں۔ کسی مسلمان کو مولوی لیاقت حسین کے ساتہہ اسوجہہ سے کہ وہ اسکے خیالات باغیانہ کو گورنمنٹ کے برخلاف تصور کرکے اسکو باغی اور خدا و رسول کے فرمودہ کے برخلاف سمجہتے اور یقین کرتے ہین۔ ہمدردی نہین ہے۔ مگر یہ سمجہہ مین نہین آتا کہ اہل ہنود کو اسکے ساتہہ اسقدر ہمدردی کیون ہے کہ وہی اسکے مقدمات مین پیروی کرتے اور وہی اپنی ضمانتون پر اُسکو چہوڑاتے ہین۔ کیا ہندوؤن کیطرف سے یہ جوش ہمدردی بغیر لحاظ نام کے ایسے مسلمانون کے جنہون نے قرآن شریف و حدیث کی تعلیم کے خلاف شورش موجودہ مین حصہ لیا ہے کسی اور مسلمان کے ساتہہ بہی دکہلایا ہے۔ اس بارہ مین (ہندو کیا کہتے ہین) اور یہ بہی معلوم نہین ہوا کہ جبکہ مولانا لیاقت حسین پر بارسیال مین مقدمہ اس بناء پر دائر ہوا ہے کہ اُسنے قرآن مجید کی آیتون سے بذریعہ ایک اشتہار مطبوعہ کے اہل اسلام کو انگریزون کے برخلاف ورغلانا و جوش دلانا چاہا تو پہر مولوی عبد المجید فرخ جنہون نے اُس اشتہار کو قرآن شریف کے مطابق بیان کرکے اُس سے کم حصہ مسلمانون کے ورغلانے اور جوش دلانے مین نہین لیا وہ کیون گورنمنٹ کی گرفت سے بچا ہوا ہے بلکہ ارتکاب جرم مین دونون برابر ہین۔ خیر اس سے تو ہمین کچہہ غرض نہین جو کریگا وہ بہریگا مثل مشہور ہے چونکہ صاحب اڈیٹر اخبار عام اسپر خوشی سے بغلین بجا کر اور مولانا لیاقت حسین کی ان آیات جمع کردہ قرآن شریف کو جنمین گویا گورنمنٹ برطانیہ کے برخلاف ہونیکا اہل اسلام کو حکم دیا گیا ہے اور جنکے ترجمہ کے صحیح اور راست ہونیکے لئے مولوی عبد المجید صاحب فرخ کی تصدیق بہی درج کی ہے۔ اپنے نزدیک یہ لاجواب سوال کیا ہے، کہ "مسلمان کیا کہتے ہین" سو اسکے جواب مین عرض ہے کہ مسلمان یہہ کہتے ہین کہ اگر وہ آیات کریمہ قرآن کریم کی آپ اپنے مضمون مین درج کردیتے تو پہر دکہلایا جاتا کہ مولانا لیاقت حسین نے اپنی عدم لیاقت سے محض شکم پروری کی خاطر آپ لوگون کو خوش کرنیکے لئے ایک دجل اختیار کیا ہے۔ نیز مسلمان یہ کہتے ہین کہ قرآن کریم مین اللہ جل شانہ نے اونکو یہ تعلیم دی ہے کہ یہود اور مشرکین یعنی بت پرست اہل ہنود وغیرہ تمہارے دشمن ہین۔ مگر انگریز لوگ تمہارے دوست ہین۔ پس تم انگریزون کو اپنے دل سے دوست رکہنا چنانچہ قرآن کریم کی یہ آیہ کریمہ اسپر بصراحت دلالت کرتی ہے۔ قرآن کریم۔

لتجدن اشد الناس عداوۃ للذین امنوا الیھود والذین اشرکوا ولتجدن اقربھم مودۃ للذین امنوا۔ قالوا انا نصٰری ذالک بان منھم قسیسین و رھبانا و انھم لا یستکبرون

سورۃ مائدہ رکوع ۱۴ پارہ ۶ - یعنی (اے پیغمبر) مسلمانون کے ساتہہ دشمنی کے اعتبار سے یہود اور مشرکین (یعنی ہندو) کو تم سب لوگون مین بڑا سخت پاؤگے اور مسلمانون کے ساتہہ دوستی کے اعتبار سے سب لوگون مین اُنکو قریب تر پاؤگے جو کہتے ہین کہ ہم نصاریٰ ہین اور نصاریٰ کا اتنا میلان اس سبب سے ہے کہ اُنمین علماء اور مشائخ ہین اور نیز یہ کہ یہ لوگ تکبر نہین کرتے۔

اب اس حکم خداوندی سے یہ بخوبی ہویدا ہے کہ انگریز چونکہ باعلم ہین جسکا نتیجہ ہے کہ وہ متعصب اور متکبر نہین کیونکہ تعصب اور عداوت اور تکبر نتیجہ جہل کا ہے۔ اسلئے مشرکین یعنی بت پرست اپنے جہل کیوجہ سے تکبر اختیار کرتے ہین جیسا کہ ہنود اہل اسلام اور انگریزون کو خواہ وہ کیسا ہی شرافت اور وجاہت خاندانی رکہتا ہو۔ مگر پہر بہی اپنے سوا سبکو ہیچ کہتے ہیں اور یہ شرفا ہین باوجودیکہ نیوگ جیسے ناپاک حیا سوز اور شرافت کش مسئلہ کے عامل اور قائل ہین لیکن پہر بہی اس سخت بیحیائی کے اختیار کرنے سے جو کمینہ سے کمینہ قوم بہی برے تک بہی پیہ روا نہین رکہتی کہ اونکی بیاہتا بیوی اونکے سو بروا اولاد حاصل کرنیکے واسطے کسی غیر سے ہمبستری کرے پہر بہی نہ انکی شرافت جائے نہ حیا و عزت پر داغ لگے حالانکہ ملیچ قوم وہی ہوسکتی ہے جس سے کہلی بیحیائی سرزد ہو اور اپنے مالک حقیقی سے جسنے اوسکو پیدا کیا رزق دیا اور اسکی پرورش کی پہر اپنی بدطینتی اور محسن کشی کی راہ سے اسکا احسان نہ مانے اور اسکا شریک ٹہرائے۔ اسیواسطے قرآن کریم نے اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ' فرماکر ان ملیچون سے نفرت دلائی ہے پس ایسے نام کے مسلمان جو ایسے لوگون کے ساتہہ جنکو نجس بتلایا گیا ہے ہان مین ہان ملاکر اور تعلیم خداوندی کو پس پشت ڈالکر جو انکا ساتہہ اختیار کرتی ہین۔ وہ کوئی مولوی ہو یا ملا وہ ہرگز مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ غرضیکہ مسلمانون کو خداوند کریم نے اپنے پاک کلام قرآن مجید مین بہی ہدایت فرمائی ہے کہ قوم انگریزی ہے جو تمکو دوست رکہیگی۔ اور بت پرست

تمہارے سخت دشمن ہیں چنانچہ واقعات نے اس امر کی شہادت
دیدی ہے ۔ کہ مسلمانوں کی عزت و آبرو اور جان و مال
کے محافظ انگریز ہی ہیں ۔ جن کے پُرامن ظلِ حمایت میں
اہل اسلام نہایت آزادی سے اپنے فرائض مذہبی کو
سرانجام دیتے ہیں اور ہندو مسلمانوں کے خون کے پیاسے
ہیں ۔ خداوند کریم کا اہل اسلام پر یہ ایک خاص فضل ہے
جو اس نے ان لوگوں کو حکومت نہیں دی ورنہ ابھی
تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہے ۔ زمانہ سکھا شاہی میں جب
اون کو ثروت اور حکومت حاصل تھی ۔ تو مسلمانوں پر
کس قدر جور و ستم کئے گئے تھے ۔ نماز کے لئے
اذان دینے پر مسلمانوں کو سخت سخت سزائیں دی جاتی
تھیں ۔ اگر کسی سے مادہ گاؤ کے کوئی ضرب اتفاقیہ
اور نادانستہ بھی لگ جاتی تھی ۔ تو پھر بیچارہ ان بیچاروں کو
قتل کیا جاتا تھا ۔ اب بھی اس پُرامن حکومت میں جس
صیغہ میں ہندو افسر ہیں اور مسلمان ماتحت جو کچھ اونکا
حال اُن افسران ہنود کے ہاتھوں سے ہوتا ہے
وہ اخباری دنیا پر پوشیدہ نہیں ہے پس جبکہ انگریز
مسلمانوں کو دوست رکھتے ہیں ۔ بموجب فرمودہ
قرآن کریم کے ۔ تو پھر کیا مسلمانوں کا فرض نہیں ہے
کہ اون کو دوست رکھیں ۔ اور یہ جبکہ خوش قسمتی سے
بھی انگریز شہنشاہ ہوں ۔ تو پھر اون کی اطاعت اور
محبت اور بھی مسلمانوں پر فرض ہوئی ۔ اور قرآن کریم
میں یہ ہی تعلیم دیگئی ہے ۔ کہ ہل جزاء الاحسان الا الاحسان
یعنے بدلہ احسان کا احسان ہی ہے ۔ اور یہ بھی فرمایا کہ
جو انسان کا شکرگذار نہیں وہ خدا کا بھی شکر ادا نہیں کر
سکتا ۔ یہ تو ایڈیٹر صاحب کے سوال کا جواب ہے جو قرآنکریم
نے خود اون کو دیا ہے ۔ اور قرآن کریم نے قومیت
کے بیہودہ فخر و تعلق کو مٹایا ہے اور حکم دیا ہے
کہ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم ۔ یعنے تم میں قابل
عزت و فخر و بلحاظ قوم و وجاہت خاندانی کے وہ ہے
جو اللہ جل شانہ کے نزدیک پرہیزگار ہے اور قرآن کریم
نے ہی منجملہ سخت گناہوں کے سخت تر گناہ جو خدا کے
غضب کو بھڑکانیوالا ہے بغاوت قرار دیا ہے بغاوت
خواہ خدا کے ساتھ اختیار کی جاوے یا بادشاہ وقت
کے ساتھ ہو کیونکہ بادشاہ وقت کو ظل اللہ بنا کر اس کی
اطاعت اور فرمان برداری کا حکم دیا ہے ۔ اور جس
طرح خدا اور رسول کی اطاعت کا حکم ہے اسی طرح

میں بادشاہ وقت کی اطاعت کو منجملہ فرائض مذہبی ایک
فرض اہل اسلام کے لئے قرار دیا گیا ہے ۔ چنانچہ قرآنکریم
میں ہے ۔ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر
منکم ۔ یعنے اللہ اور رسول کی اطاعت کرو ۔
اور اپنے حاکموں کی جو تم میں ہوں ۔ غرض کہ قرآن کریم
ہی ایک ایسی متمم اور مکمل اور خاتم الکتب منجانب اللہ
کتاب ہے ۔ جو انسان کی تمام ضروریات زندگی کے لئے
خواہ دینی ہوں یا دنیاوی ۔ سب پر حاوی اور سب کی
متکفل ہے ۔ دنیا میں اور کوئی مذہب ایسا نہیں ہے
اور وید تو اس بارہ میں بالکل ناقص اور عاجز ہے ۔
مسلمانوں کو جہاں اور تعلیم خداداںی اور پاکیزگی نفس اور
ہمدردی عام بنی نوع و نوع کی یعنی حق اللہ اور حق العباد
کی رعائیت رکھنی کی دی ہے ۔ وہاں پولیٹکل تعلیم بھی
ایسی دی ہے ۔ کہ اگر وہ اس پر چلیں ۔ تو کبھی کسی نوع
کا نقصان نہیں اوٹھا سکتے ۔ وید میں تو حق اللہ اور
حق العباد کی تعلیم تو کیا پہلے انہیں حقوق پر جس پر
انسان کی فلاح و بہبودی دنیوی و اخروی موقوف ہے
ہاتھ صاف کیا گیا ہے ۔ حق اللہ سے گردانی اور انکار
تو اس سے ظاہر ہی ہے ۔ کہ اوس خالق الکل رب العلمین
کو اپنے ذرہ ذرہ وجود کی خالقیت سے جواب دیا گیا ہے
کہ وہ ہمارا خالق ہی نہیں ۔ اور حق العباد کی حق تلفی کے
لئے نیوگ جیسا مسئلہ رکھا گیا ہے ۔ پس جو قوم اپنے
خالق اور رب کو جو احکم الحاکمین ہے ۔ اپنے وجود کا خالق
نہ سمجھے ۔ اور جیسی کہ وہ ہستی قدیم سے ہے ۔ اپنے
آپ کو بھی اس کی مانند قدیم سے ہی جانتے ۔ پھر وہ اپنی
بڑی احسان فراموشی اختیار کرکے بادشاہ وقت کے
احسانات اور مربیانہ شفقتوں کے کب دلدادہ ہو سکتی
ہے ۔ وہ کسی قدر معذور بھی ہیں ۔ کیونکہ اون کو مذہبی
تعلیم الہی نہیں دی گئی جو حق اللہ اور حق العباد کی نگہداشت
کو روا رکھیں ۔ ہر ایک مذہب میں بجز اسلام کے
واقعات آئندہ کے بتلانے اور ان مہمات پر جو کسی
زمانہ میں آئندہ پیش آنے والے ہوں ۔ اس میں اُس
طریق کے بتلانے میں جس سے کہ اون پیش آمدہ
مصیبتوں کا نشانہ نہ بنے ۔ اور خوشحالی کے ساتھ
ہمارا دن گذر کرے ۔ الہی تعلیم ہرگز ہرگز نہیں ہے
بلکہ ایسے تمام مذاہب جو اسلام کے خلاف ہیں اس عاجز
سے اور بالکل ساکت ہیں جس سے وہ ایک مردہ

بے جان کی مانند ہیں اور قابل اس کی ہیں ۔ کہ اون کو زمین
میں دفن کیا جائے ۔ کیونکہ مُردہ نعش جس میں زندگی کی روح
نہ ہووہ بنی نوع انسان کو کیا فایدہ اور فیض بخش سکتی ہے
ہاں اسلام ہی اور بے شک اسلام ہی ایک ایسا پاک و
صاف اور کامل و مکمل و سچا مذہب ہے ۔ جو زندگی رُوح اپنے
اندر رکھتا ہے ۔ جس میں ہر زمانہ کے لئے ہدایات اور اوس
کے مفاسد اور خرابیوں کا اظہار کرکے اس سے نجات یابی
کا قانون بتلایا گیا ہے ۔ اس لئے میں ضروری سمجھتا ہوں
کہ کتاب ترمذی شریف سے جو احادیث رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم کے ایک معتبر کتاب ہے ۔ ایک دو حدیث ابواب الفتن
سے نقل کرکے دکھلاؤں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کس طرح آخر زمانہ میں اوس شورش موجودہ کی خبر دیکر مسلمانوں
کو اس سے باز رہنے کے لئے ہدایت فرمائی ہے ۔
چنانچہ وہ احادیث شریفہ یہ ہیں ۔

حدیث شریف

عن عبد اللہ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال انکم
سترون بعدی اثرۃً وامورا تنکرونہا قالوا
فما تامرنا قال ادّوا الیہم حقہم واسالوا اللہ
الذی لکم ۔

یعنی روائیت ہے عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بے شک تم دیکھو گے بعد میرے اثرہ اور بہت سے
کام کہ جنہیں تم بُرا جانو گے پوچھا صحابہ نے پھر کیا حکم فرماتے
ہیں ۔ آپ ہم کو اس وقت میں فرمایا ۔ آپ نے دو تم حق اون کا
(حاکموں کا) اون کے تئیں اور مانگو اپنا حق اللہ تعالیٰ سے
قولہ ۔ دو تم حق اون کا یعنے حکام کا جو حق ہے مطلب یہ کہ
اون سے کسی حال میں سرکشی نہ کرنا ۔ اگرچہ وہ تمہارا حق تم کو نہ
بھی دیں پھر بھی ان کی اطاعت کرنا اور اپنے حقوق کے
لئے اون سے جھگڑا نہ کرنا ۔ بلکہ صبر کرنا اور اللہ سے مانگنا ۔

حدیث شریف

عن وائل بن حجر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ورجل یسالہ فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اسمعوا واطیعوا فانما علیہم ما حملوا
وعلیکم ما حملتم ۔ یعنی روایت ہے وائل بن حجر سے ۔ کہ کہا
اونہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے
اور ایک قوہ آپ سے پوچھتا ہوں ۔ پھر کہا اوس سائل نے خبر
دیجئے مجھے اگر ہوویں ہم پر ایسے حاکم ۔ کہ نہ دیویں ہمارا حق
اور طلب کریں ہم سے اپنا حق تو میں کیا کروں ۔ فرمایا آپ نے

سنو تم اون کی بات اور اطاعت کرو ان کی کہ ان پر ہے جو کچھ اونہوں نے اوٹہایا یعنے جو عمل کیا اور تم پر ہے جو تم نے اوٹہایا۔ غرض یہ ہے۔ کہ اگر وہ تمہارا حق بھی نہ دین۔ تو اس حالت مین بھی تم اون کی اطاعت کرنا اور ان پر خروج مت کرو۔

علاوہ اس کے جیسا کہ اس پُرفتن زمانہ مین عام طور پر رویہ اکثر ہندو اخبارات کا ہے کہ گورنمنٹ کے برخلاف ایسی حالتون مین (جبکہ باغیون کو سزائین دی جاتی ہین اور ان کی ایسی بے جا درخواستون کو جو یہ لوگ اپنی نادانی اور جہالت سے کرتے ہین بمقتضائے مصلحت وحکمت رد کیا جاتا ہے) تو وہ زبان لعن طعن کی کہولتے اور توہین آمیز فقرات کا استعمال کرتے ہین۔ مگر مسلمانون کو اون کے ہادی کامل حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے سب جنکی سبون پر حکمت جاری ہے یہ تعلیم دی ہے کہ جس نے بادشاہ وقت کی توہین کی اللہ اس کو ذلیل کریگا دیکھو یہ ہے راہ سلامتی اور نجات کی۔ چنانچہ فرمایا حدیث شریف

عن زیاد بن کسیب العدوی قال کنت مع ابی بکرۃ تحت منبر ابن عامر وھو یخطب علیہ ثیاب رقاق فقال ابو ھلال انظروا الی امیرنا یلبس ثیاب الفساق فقال ابو بکرۃ اسکت سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول من اھان سلطان اللہ فی الارض اھانہ اللہ۔ یعنے روایت ہے زیاد بن کسیب عدوی سے۔ کہا کہ تہا مین ابی بکرہ کے ابن عامر کے منبر کے نیچے اور وہ خطبہ پڑہتا تہا اور اس کے بدن پر باریک کپڑے تھے۔ سو کہا ابو بلال نے دیکھو ہمارے امیر کو پہنتا ہے لباس فاسقون کا۔ سو کہا ابو بکرہ نے چپ رہ کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ اہانت کرے اللہ کے بنائے ہوئے بادشاہ کی زمین مین ذلیل کریگا اللہ اوسکو۔ چنانچہ اہل اسلام مین اس پر ہمیشہ عملدرآمد رکہنے کے لئے آٹھوین دن ہر جمعہ کے خطبہ مین مسلمانون کو یہ سنایا جاتا ہے۔ کہ جو بادشاہ وقت کی توہین کریگا گویا کہ اوس نے خدا کی توہین کی اور خدا اوس کو ذلیل کریگا۔ پس مولوی لیاقت حسین ہو یا حیدر رضا وغیرہ۔ جو اس حکم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خلاف ورزی کریگا اور گورنمنٹ برطانیہ کے خلاف (جو ہماری محسن اور مربی ہے اور جسکی نسبت اللہ جل شانہ نے اپنی کتاب عزیز مین فرمایا ہے کہ وہ مسلمانون کو دوست رکھتی ہے) زبان لعن وطعن کی کہولتا ہے وہ ہرگز ہرگز مسلمان نہین ہے۔ کیونکہ قرآن کریم مین اللہ جلشانہ فرمایا ہے۔ کہ جو خلاف کریگا اللہ کے رسول کا وہ جہنمی ہے اور جہنمی کافر کو کہا گیا ہے اور وہ آیۃ کریمہ یہ ہے۔ ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدیٰ ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولیٰ ونصلہ جھنم وساءت مصیرا

اب جو لوگ مسلمانون مین سے خدا کے رسول کی ہدایت کے خلاف دوسرا راہ مشرکین کا اختیار کرتے ہین۔ وہ مسلمان نہین ہین۔ اور یہ بھی قرآن کریم مین آیا ہے۔ کہ جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کریگا خدا اوس کو سختی مین ڈالدیگا۔

اب حاصل کلام یہ ہے۔ کہ یہ احادیث جو اوپر ذکر کی گئی ہین۔ احادیث کی کتابون مین ابواب الفتن مین درج ہوئی ہین۔ جن مین آخر زمانہ کے متعلق پہلے سے خبر دی گئی ہے کہ ایسا ایسا وقوع مین آئیگا اور اوس وقت یہ راہ نجات کا ہے کہ نہ ایسی شورش مین شامل ہو۔ جو گورنمنٹ وقت کے برخلاف ہو اور نہ اون لوگون کے ساتھ شامل ہونا جو گورنمنٹ کی توہین روا رکھین۔ کیونکہ قانون الٰہی ہے کہ ایسے لوگون کو اللہ تعالیٰ ذلیل کرتا ہے۔ دیکھو یہ پیشگوئیان اس زمانہ مین کیسی کھلی کھلی واقعہ ہوئی ہین اور جن لوگون نے توہین گورنمنٹ کی راہ اختیار کی اون کو خدا نے کیسا ذلیل کیا ہے۔ چونکہ یہ واقعہ آخر زمانہ مین پیش ہونے والا تھا اس لئے مسلمانون کو ایسے امور سے جو اون کی ذلت اور تباہی کا باعث ہو پہلے سے بتلا کر روکا گیا ہے۔

اب جمیع مسلمانون کی خدمت مین یہ احادیث رسول مقبول صلعم کی سنا کر جو اون کے لئے مدار ایمان ونجات ہے عرض کرتا ہون۔ کہ فرقہ احمدیہ یعنی خادمان حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تو اپنے امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کے حکم سے ایسے ہر ایک جلسہ سے خواہ کانگریس کے ہون یا کانفرنس کے یا حقوق طلبی کے سخت متنفر ہین اور ایسا کوئی احمدی نہین جو کسی جلسہ مین شمولیت رکھتا ہو۔ اور دیگر مسلمانان ہندبھی خدا کے فضل سے ایسے جلسون مین جو بغاوت کا رنگ اپنے اندر رکہتے ہین۔ جب سے کہ سر سید مرحوم نے مسلمانون کو اون کے ایسے مضامین پر (جنمین حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوۃ والسلام کو گلیڈسٹون وغیرہ کے نام سے نامزد کرکے اسی بنا پر ان کو گالیان دی گئی ہین۔ کہ یہ شخص گورنمنٹ برطانیہ کی اطاعت اور محبت کو سلطان روم پر فضیلت دیتا ہے) تنبیہ کرکے رہبری کی تہی کہ اس بارہ مین تمام مسلمانونکو حضرت مرزا صاحب کی پیروی اختیار کرنی چاہیئے۔ ایسی شمولیت روا نہین رکھتے ہین لیکن بہت سے مسلمان ابھی ایسے ہین کہ وہ اپنے حقوق کے لئے گورنمنٹ سے مطالبہ کرتے رہتے ہین اور ایسے جلسے کرتے ہین۔ جس مین بغاوت کو تو بالکل راہ نہین ہے بلکہ عجز اور انکساری سے اپنے مقاصد اور حقوق کی طرف گورنمنٹ کو مائل کرنا مدنظر ہوتا ہے۔

اس لئے پھر بھی مین اون کی خدمت مین نہائت ادب سے ملتمس ہون۔ کہ جبکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسے حکام سے کہ جو صرف اپنا ہی حق ہر حالت مین لین اور رعایا کا نہ دین روکا ہے۔ کہ اون سے اپنے حقوق طلب نہ کرو اور اون کا حق دو۔ اور ہر حال مین اون کی اطاعت کرو۔ تو پھر ایسی مہربان گورنمنٹ سے جو ہر طرح سے ہمارے حقوق کی حفاظت کرتی ہے اور ہماری فلاح وبہبودی کے لئے ہم کو ہر قسم کی آزادی دی رکہی ہے اور محض اہل ہند کے مفاد کے لئے بخرچ زر کثیر سے تعلیم گاہین مقرر کی ہین۔ اور ہر ایک علم کے حاصل کرنے مین ہم کو کوئی روک نہین ہے۔ بلکہ گورنمنٹ اپنی جیب خاص سے وظائف تک حصول علوم کے لئے دینے مین کوتاہی نہین کرتی ہے تو پھر ایسی مربی ومحسن گورنمنٹ برطانیہ سے حقوق طلبی کے لئے صدائین بلند کیون ہون۔ ہمکو وہ لیاقت اور قابلیت اختیار کرنی چاہیئے۔ جو گورنمنٹ کی توجہ کو خود اپنی طرف جذب کرے۔ جب تک یہ نہین۔ تو پھر چیخنا چلانا بالکل بے سود اور ایک بے ادبی کا طریق ہے۔ جس سے ہم کو ہمارے ہادی کامل نے روکا ہے۔

نہائت ہی افسوس اور درد بھرے دل سے یہ ظاہر کئے بغیر نہین رہا جاتا۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ نے جو اپنی فیاضی اور مراحم خسروانہ اور نہائت مہربانی سے جو آزادی اہل ہند کو اون کی بہبودی اور فلاح کے لئے عطا فرمائی تہی وہ اہل ہند کو ہضم نہ ہو سکی۔ کیون ہضم نہ ہو سکی؟ واقعات نے اسپر شہادت دی ہے۔ کہ ابھی وہ اوس کے اہل نہ تھے۔ کیونکہ ان مین وہ تمیز اور قابلیت پیدا نہین ہوئی تہی۔ کہ اوس کو کسی موقعہ اور محل پر استعمال کرین۔

سچ ہے نادان دوست سے دانا دشمن بہتر ہوتا ہے آہ آہ ہماری ہندو بھائیون کو اہل ہند بہبودی کیلئے جو جوش طوفان کی صورت مین اونکے دماغون مین موجزن ہوا تو اس صورت مین کہ جس سے کشتی قوم کو ایک ہی ہوائی طمانچہ سے غرق آب کر دیا اور اب بھی اس غرق شدہ کشتی کے نکالنے کا فکر نہین ہے بلکہ اسکے ساتھ ہمدردی کی راہ سوجھی ہے تو ایسی کہ جو باقیماندہ قوم ہے وہ بھی اس گرداب بے تمیزی مین پڑ کر قعر دریا مین جا پڑے کیونکہ اسطرح غرق شدہ قوم سے ملنا تو نصیب ہو جائیگا۔ پس اگر ان بہی خواہان قوم کی یہی توجہ مبذول رہی تو آج نہین کل یہ ساری کا سارا بیڑا غرق ہو نیکو ہے۔ کاش یہ لوگ سوچین اور ملک پر رحم کرین۔

بہار (سمبارہ مین اسہندو کیا کہتے ہین) کہ ایسی پاک تعلیم جسپر چلکر انسان بے لوث زندگی ہر زمانہ مین امن اور چین کے ساتھہ بسر کر سکے اونکو اونکے مذہب نے دی ہے۔ اگر وہی ہے تو پھر یہ کانگریس کا فضول جھگڑہ۔ جو ایسی پاک تعلیم کے منافی ہے۔ قابل احتراز و اجتناب کیون نہین سمجھا جاتا۔ جسمین قوم کا لکھو کھہا روپیہ بھی برباد جا رہا ہے اور اب تک باوجود بربادی قوم کے روپیہ کے اسکا مفاد قوم کیلئے اس سے زیادہ ثابت نہین ہوا کہ اپنے ملک مین مختلف صورتون اور لباسون مین بغاوت کی آگ کو بھڑکا کر اہل ہند اور حکام وقت کو دقتون مین ڈالدیا ہے اور اس پر امن و امان ملک مین بدامنی کو پھیلا دیا ہے۔ حکام وقت سے عجز اور انکساری کے ساتھہ ایک حد تک اپنے حقوق مانگنے بیجا نہ تھے لیکن ان حقوق کو متمردانہ طور پر دھمکیان دیکر اور سرکشی اختیار کر کے امید حصول کی رکھنا یہ اہل کانگریس کا ہی کام اور فہم و ذکا ہے۔ ہان اسوقت صاحب ایڈیٹر اخبار عام سے ایک سوال کرنیکی اور جرأت ہوئی ہے۔ اسبارہ مین "ہندو کیا کہتے ہین" کہ یہ شورش موجودہ اور اس قسم کے خیالات جو گورنمنٹ برطانیہ کیلئے پسندیدہ خاطر نہین ہین بلکہ انکے دفع کرنیکے لئے گورنمنٹ برطانیہ کو ایک فکر دامنگیر ہو گیا ہے انکا وجود اس کانگریس سے پہلے بھی اس ملک مین موجود تھا یا اس کانگریس کے بعد ہی (جو ملک ہند کے بہبودی اور فلاح کیلئے قایم ہوئی ہے) اسکا وجود

ظہور پذیر ہوا ہے

اور سمبارہ کیا کہتے ہین۔ جبکہ وہ گورنمنٹ برطانیہ کو ایسے خیر خواہ اور فرمانبردار ہین تو پھر ان باغیون کی سزا پر جنکو بعد ثبوت سزائین دیجاتی ہین (بجائے خوشی کے کہ ایسے شریر لوگ سزائین پاکر دوسرے اس قسم کے خیالات رکھنے والون کیلئے موجب عبرت ہون تاکہ وہ ان خیالات سے باز آجائین تو ملک مین پھر دوبارہ امن قایم ہو) اور رنجیدہ ہوکر گورنمنٹ کے مظالم کا ذکر اور باغیون کی اس مردانہ روش کیلئے حلبہ کیون کرتے ہین اور اونکی امداد مین کوئی دقیقہ فروگذاشت کا بھی نہین کیا جاتا۔ اس سے کیا مقصد ہے۔ کیا یہی ہے۔ کہ اور جو لوگ ایسے شر انگیز خیالات رکھتے ہین اور ابھی کسقدر پردہ مین مخفی ہین وہ بھی مرد میدان بنکر ظاہر ہون تاکہ یہ عزت کا تاج اُنکے سر پر بھی مزین فرمایا جاوے۔

ہندو کیا کہتے ہین۔ جن باغیون کو بعد تحقیقات کامل حکام اعلے نے عبرتناک سزائین دی تھین اور پھر بنظر ترحم خسروانہ موقعہ سالگرہ مبارک شہنشاہ پر جیسا کہ قدیم سے دستور ہے کہ کچھہ قیدی رہا کئے جاتے ہین۔ اعدبہ رہائی اونکی مجرمیت کے دہبہ کو نہین دہو تی ہے تو پھر اس قسم کے رہا شدہ قیدیون کو اہل کانگریس نے جو تاج رکھا ہے وہ کن عمدہ خدمات کے عوض مین ہے کیا یہی خدمت ہے کہ انہون نے گورنمنٹ کا خوب مقابلہ کیا ہے۔ کیونکہ شکست و فتح نصیبون سے ہے۔ وے لے میر۔ مقابلہ تو دل ناتوان نے خوب کیا۔

خاکسار ایک احمدی

رسید زر

نمبر ۲۴۳۰ شیخ محمد الدین صاحب عہ
نمبر ۲۴۴۳ بابو عبد العزیز صاحب للعہ
نمبر ۲۴۹ بابو حیدر علی صاحب صہ
نمبر ۰۳۶ منشی مہر الدین صاحب عہ
نمبر ۲۷۶ میاں عنوان الدین صاحب عہ
نمبر ۱۵۶۰ میاں فضل الدین صاحب للعہ
نمبر ۱۵۲۳ چودہری حسن علی صاحب عہ
نمبر ۲۵۵ بابو شاہ دین صاحب صہ

نمبر ۲۵۵۵ میر اکبر صاحب صہ
نمبر ۵۶ پیر بخش صاحب للعہ
نمبر ۱۱۵۱ چوہدری غلام سرور صاحب للعہ
نمبر ۱۴۱۴ نصیر خان صاحب للعہ
نمبر ۳۰۲ مرزا غلام حسین صاحب للعہ
نمبر ۱۴۶۸ راجہ شیر محمد صاحب للعہ
نمبر ۰۰ے منشی احمد علی صاحب عہ
نمبر ۵۸۹ منشی محمد الدین عہ
نمبر ۱۸۲۲ بابو علی حسن صاحب عہ
نمبر ۹۰۸ مولوی امام علی خانصاحب عہ
نمبر ۹۱۶ شیخ محمد افضل صاحب عہ
نمبر ۱۰۷۹ شیخ نیاز محمد صاحب عہ
نمبر ۵۹۱ صالح محمد صاحب للعہ
نمبر ۱۵۱۴ ابو محمد عبد اللہ صاحب عہ
نمبر ۱۶۷۸ قاضی تاجدین صاحب عہ
نمبر ۷۶۰ شیخ سخاوت علی صاحب عہ
نمبر ۱۵۵ مولوی محمد ابراہیم صاحب للعہ
نمبر ۱۷۰ حکیم غلام محی الدین صاحب للعہ
نمبر ۶۰۵ منشی محمد عثمان صاحب عہ
نمبر ۱۳۵ غلام مرتضی خانصاحب للعہ
نمبر ۱۱۶۹ غلام رسول صاحب للعہ
نمبر ۱۴۱۲ محمد ابراہیم صاحب للعہ
نمبر ۱۸۵۵ منشی عبد الرحیم صاحب ۸؍
نمبر ۱۳۲۴ عبد العزیز صاحب للعہ
نمبر ۱۶۰۷ میان اللہ دوہا صاحب للعہ
نمبر ۱۷۸۵ بابو غلام رسول صاحب عہ
نمبر ۷۶۷ حافظ عبد الکریم صاحب للعہ
نمبر ۷۴۲ چوہدری محمد حسین صاحب للعہ
نمبر ۱۴۹۸ برکت علی صاحب للعہ
نمبر ۲۹۰ وزیر محمد صاحب للعہ
نمبر ۱۱۱ منشی غلام رسول صاحب عہ
نمبر ۳۹ میان حبیب الرحمن صاحب صہ
نمبر ۸۲۲ عبد الرحمن صاحب للعہ
نمبر ۴۴۲ منشی فیاض علی صاحب عہ
نمبر ۵۷۰ منشی عبد العزیز صاحب عہ
نمبر ۱۵۳۴ حبیب اللہ صاحب عہ
نمبر ۲۱۶ محمد بن خلیل صاحب خیمہ دوز للعہ

پہلا احمدیہ وفد

صدر مقام سلسلہ احمدیہ کی اہم ضرورتین ہوئی دقتہ داریون اور ضرورتون مین سے مدرسہ کے واسطے نئی خرید کردہ زمین پر ایک عمارت بنانے کے لئے چندہ کی تحریک حضرت مولوی محمد علی صاحب اپنی چٹھی مین کر چکے ہین۔ جو کہ ۱۳ر فروری ۱۹۰۸ء کے اخبار بدر مین شائع ہوئی ہے۔ اس کے جواب مین سب سے اول جماعت احمدیہ انبالہ اور پھر جماعتہائے فیروزپور کپورتھلہ نے بڑی سعدی کے ساتھ فوراً چندہ کی فہرست کہولی۔ انبالہ کی جماعت کے افراد نے ایک ایک ماہ کی آمدنی اس مد مین دی ہے سوائے ایک دوست کے جس نے ۱۵ر دیا ہے۔ یہ ایک بہت ہی قابل قدر نمونہ ہے۔ لاہور کی جماعت نے بھی قریب دو ہزار روپے کے چندہ جمع کر لیا ہے اور ہنوز ساری جماعت مین چندہ کی فہرست نہین پھری اُمید ہے۔ کہ اسی طرح دوسری جماعتین بھی اس اہم قومی ضرورت کے واسطے روپے جمع کرنے مین مصروف ہون گی۔ لیکن جس قدر کثیر روپیہ عمارت کے واسطے درکار ہے اوسکو مدنظر رکھ کر قوم کے بعض بزرگ دوستون نے یہ تجویز کی ہے۔ کہ چند ایک دوست ایک ڈپوٹیشن کی صورت مین باہر نکلین اور چندہ جمع کرین اس ڈپوٹیشن کیواسطے جو نام تجویز کئے گئے ہین وہ خود ایسے ہین کہ قوم اون کے واسطے کیا کچھ کرنے کو طیار ہے یا ہو سکتی ہے۔ اس کے لکھنے کی مجھے ضرورت نہین۔ وہ اسماء مبارک یہ ہین۔

مولوی محمد علی صاحب ایم اے۔ ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز
خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر چیفکورٹ۔ وکیل قومی
ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن
ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب " "
میان چراغ الدین صاحب رئیس لاہور
میان معراج الدین صاحب عمر رئیس لاہور

اس وفد کا پروگرام سردست یہ تجویز ہوا

پروگرام

یہ وفد ۲۸ر فروری ۱۹۰۸ء کی شام کو سات بجے امرتسر پہنچیگا۔ اور ۲۹ر فروری کی دوپہر کو روانہ ہو کر تارپور سٹیشن سے ۹ بجے کو کپورتھلہ پہنچکر کام کریگا۔ یکم مارچ تک وہان قیام ہوگا۔ یکم کو وہان سے واپس ہوگا
۸ر مارچ ۱۹۰۸ء کو لائلپور۔ ۱۴ر مارچ کی شام کو گجرانوالہ۔ ۱۵ر مارچ کی صبح کو راولپنڈی۔ راولپنڈی سے اُسی روز شام کو روانہ ہو کر ۱۶ر مارچ صبح مردان اور اسی رات کو پشاور پہنچیگا۔

درخواست دُعا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی مفتی صاحب! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ
مدرسہ تعلیم الاسلام کے انٹرنس کے طلباء احمدی جماعت سے درخواست کرتے ہین۔ کہ ان کیلئے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے فضل و کرم سے امتحان مین کامیاب کرے۔ اور ایسے ہی دین کے امتحان مین بھی اپنی رحمانیت سے کامیاب کرے۔ اور دین کا سچا خادم و حامی بناوے۔ والسلام

طلباء کے نام یہ ہین

فضل الدین۔ عبد الرحمن خواجہ۔ ولی اللہ شاہ۔ گوہر الدین عبد العلی۔ فیض احمد۔ عبد الحق۔ عبد الحمید فخر الدین۔ غلام حسین۔ محمد حسین۔ محمد صادق عبد الرحمان امرتسری۔ عطاء محمد۔ عبد الرحمن بھیروی محمد جمیل۔

طلباء مدرسہ

تلاش فرزند

محمد مسعود ولد مستری حسن الدین ساکن سیالکوٹ محلہ میانہ پورہ گھر سے بھاگ گیا ہے عمر ۱۰ برس۔ گندمی رنگ۔ ناک لمبی۔ قد آور جو صاحب یابین مستری کو آگاہ کرین۔ اوس کی والدہ سخت پریشان ہے۔

طلباء مدرسہ تعلیم الاسلام کیواسطے

جناب مفتی صاحب۔
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ مین آپکے سکول تعلیم الاسلام کے طلبائے فنٹ۔ سکینڈ اور تھرڈ مڈل سے التجاء کرتا ہون کہ وہ اس شعر پر اپنے اپنے جواب مضمون لکھکر میری طرف ارسال فرماوین جس طالب علم کا مضمون اچھا ہوگا اور اتفاق رائے سے دلچسپ ہوگا مین اوسکو ایک نفیس کتاب اور ایک روپیہ نقد انعام دونگا۔ شعر یہ ہے۔ ع

لکھا ہے بو علی سینا نے زر سے۔
کہ سونے سے مسافر کو خطر ہے

عبد المجید احمدی۔ سٹونگ روڈ۔ بلوچستان

اڈیٹر مرقع

مطلع ہین۔ کہ فروری کے مرقع متعلق حل چیستان کا جواب صحیح نمبر ۲ مین چھپا ہے۔ ذرا صبر کرین۔ ع

ستعلم لیلی ای دین تداینت۔
و ای غریم فی التقاضی غریمہا۔

بشارت احمد

اخویم جناب مفتی صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ چند سطور اپنے گوہر بہا اخبار بدر مین درج فرما کر مشکور فرماوین۔

ہمارے شہر مین ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن کی تشریف آوری پر اس قدر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا کہ تمام جماعت احمدی ایک جگہ جمعہ پڑہتی ہے اور جمعہ مسجد معماران مین پڑہایا جاتا ہے۔ یعنے حضرت حکیم الامۃ کی مسجد مین۔ اور نماز مین تین چار صفون سے زیادہ احمدی بھائی ہوتے ہین اور ایک ایک صف مین بیس پچیس آدمی آتے ہین کوئی قریباً ایک صد کے آدمی اگر نماز پڑہتے ہین اور خدا کے فضل و کرم سے ایک بڑی رونق ہے۔ جو آجتک کبھی بھی اس مسجد مین اس قدر آدمی نماز جمعہ مین شامل نہین ہوئے اور جمعہ ڈاکٹر صاحب پڑہاتے ہین۔ جو عجیب معارف قرآن کریم کے بیان فرماتے ہین۔ نیز آٹھ دفعہ سے بھی زیادہ جلسے احمدی جماعت کے ہو چکے ہین جس مین سوائے احمدی جماعت کے غیر احمدی بھی کچھ نہ کچھ شامل ہوتے ہین اللہ تعالےٰ نے ڈاکٹر صاحب کو ہمارے بھیرہ کی جماعت کیواسطے بشارت ہی کر کے بھیجا ہے اور واقعی ہماری جماعت احمدی بھیرہ کیواسطے بشارتِ احمد ہوئے۔ غرضکہ اسم بامسمی ہوئے مین ڈاکٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہون اور سچے دل سے ان کیواسطے دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالیٰ اون کو دین و دنیا مین مالا مال کرے اور دن بدن اون کی عزت افزائی ہو۔ یہ بھی عرض کر دینا مناسب سمجھتا ہون۔ کہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے تشریف لانے پر مریضونکی تعداد پہلے سے قریباً دوگنی شفاخانہ مین ہوتی ہے کیونکہ ہر ایک مریض کیساتھ بہت نرمی سے پیش آتے ہین اور مرض کی بہت اچھی طرح سے تفتیش کرتے ہین بلکہ مریضون کیواسطے بھی بشارت ہے دن بدن مریضون کا رجوع بڑھ رہا ہے اور ڈاکٹر صاحب کے اخلاص و محبت اور مرضی کی تفتیش کرنے مین ہر ایک آدمی اون کا ثنا خوان ہے خدا نے ہماری شہر کی بہبودی کے لئے ہر ایک طرح سے بشارت کر کے بھیجا ہے خدا تعالیٰ اونکو ہمیشہ اسم بامسمی رکھے اور دین و دنیا مین ممتاز رکھے۔ آمین والسلام۔ خاکسار احمد دین احمدی از بھیرہ محلہ معماران

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر اخبار سے خریدیں

ظہور المسیح یہ کتاب ۱۵۰ صفحے حجم کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے جسمین مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو دلائل عقلیہ ونقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے۔ اور مخالف کتابوں مثل سیف چشتیائی درہ وغیرہ کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے۔ اور بطور ضمیمہ "وعد الذین آمنو منکم" پر لطیف تفسیر لکھی ہے جس مین سے سن ظہور المسیح بھی نکالدیا ہے۔ کتاب کے حضرت مخدوم الملۃ مولانا عبد الکریم رضی اللہ عنہ کی جو رائے تھی وہ نقل کیجاتی ہے مینے ظہور المسیح کا مسودہ پڑھا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ مین پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہین کرسکتا تھا اور ہمارے سلسلہ کی کتابون کے مضامین کو ایسے طور سے ایک جگہ جمع کیا ہے۔ کہ اس سے زیادہ آسان تدبیر اس قدر مضامین متفرقہ کو حافظہ کی الماری مین جمع کرنے کی ممکن نہیں بہت سے مضامین نئے بھی ہین۔ جو مؤلف کی جودت طبع اور رزانت فہم کی کافی دلیل ہین میرے نزدیک ہمارے بھائیون کو ایسی جامع کتاب کے وجود سے بہت بڑا نفع ہوگا۔ میرے دل کی آرزو ہے کہ یہ کتاب جلد انطباع سے آراستہ ہو کر ایک جہان پر اور ایک جہان کے لئے حجت ٹھہر جائے۔ خدا تعالیٰ ہمارے عزیز اور قابل فخر دوست قاضی محمد ظہور الدین صاحب کو عافیت جسمانی اور روحانی سے بہرہ کافی عطا فرمائے قاضی صاحب نے نہ صرف احمدی قوم کو اس بے نظیر خدمۃ سے مرہون منت کیا ہے۔ بلکہ اپنی ناگزیر اور مردآزما منزلون کے لئے کافی زاد جمع کر لیا ہے۔ والسلام

خاکسار عبد الکریم

نوٹ۔ میرے مخدوم و محسن مولوی نور الدین صاحب میری رائے سے متفق ہین۔ عبد الکریم

یہ کتاب ۸؍ قیمت علاوہ محصولڈاک پر دفتر بدر سے ملسکتی ہے

در ثمین مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس کی آجتک کی نظمین اس مین مندرج ہین اعلیٰ ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے۔ کہ آئندہ جو نظمین طبع ہون وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہوسکین قیمت مجلد ۸؍ غیر مجلد ۶؍

طریقہ احمدیہ مصنفہ اکمل آف گولیکی۔ اس منظوم پنجابی رسالہ مین تمام احمدیہ عقائد و نماز روزے

کے مسائل کا بالدلائل ذکر ہے۔ صرف ۲۵ جلدین باقی ہین۔ قیمت فی جلد ۱؍

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸؍

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام۔ حضرت اقدس نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین دی ہین۔ قیمۃ ۲؍

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کار خانہ مین برائے فروخت ارسال کئے ہین۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۳؍ عصمت انبیاء ۷؍

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ مین صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہین نہایت لطیف کتاب ہے۔ اس کے نکات روپے کو بھی گران نہین۔ قیمت ۱؍

البرہان الصحیح فی تائید المسیح [illegible]

حیرت کی حیرانی مصنفہ ماسٹر عبد العزیز صاحب۔ مسیح موعود کی تائید مین۔ قیمت فی جلد ۹؍

نظم مستورات مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۱؍

جام شہادت مصنفہ جناب ثاقب صاحب، مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۱؍

کاسر احمدی اللہ داد والے۔ قیمت ۱؍

آتشہ و کشتری طالب علمون کیلئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ۱؍

کاسر احمد غلام رسول والے۔ قیمۃ ۱؍

ایک سچی شہادت

دماغی کامون کی کثرت کیوجہ سے پانچسال ہوئے میرا دماغ بہت ضعیف ہوگیا تھا اور قدرتی حافظہ مین فرق آنے لگا تھا طبیعت مین تکان معلوم ہوتا تھا اور کمزوری اعصاب کیوجہ سے مجھے یہ بھی شک ہوگیا تھا کہ میری بائین طرف کے کل اعضاء کمزور ہوتے جاتے ہین۔ انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطباء کے کئے گئے مگر بہت کم فایدہ ہوا یا عارضی فایدہ ہوا۔ آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حبوب مقوی کا مینے استعمال کیا اور اس وقت بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہون۔ ان گولیون کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہوگئین میرے تجربہ مین ان گولیون سے زیادہ مقوی اور دوائی نہین آئی۔ میری تحریک پر بہت سے دوستون نے ان گولیون کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا جیسے کہ مینے۔ مین حکیم منشی محمد دین صاحب کا مشکور ہون کہ اونہون نے مجھے ایسی دوائی دی

راقم۔ محبوب عالم ممبر مال کونسل دربار ٹونک (راجپوتانہ) سابق پرسنل اسسٹنٹ صاحب ڈپٹی کمشنر سرحدی صوبہ پشاور

ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر اپنے ذاتی تجربہ کے بعد **حبوب مقوی** کے متعلق دے رہا ہے۔ یہ گولیان تمام نظام عصبی پر از حد مفید اثر کرتی ہین اور اعضائے رئیسہ دل و دماغ اور معدہ کے حق مین بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہین جن لوگون کے دل و دماغ مطالعہ کتب و دیگر امور متعلقہ خوض و فکر مثلاً کاروبار عدالت و حساب وغیرہ کیوجہ سے کمزور ہو گئے ہون۔ اور تھوڑا سا کام کرنے پر اکتا جاتے ہون۔ انشاء اللہ ان گولیون کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہو کر آئندہ کے لئے گھنٹون کا کام کرنے کی طاقت پیدا ہوجاوے گی یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی کی صحت کے ہی ماتحت ہوتی ہے۔ قیمت فی سینکڑہ چار روپیہ بیس گولی عمر۔ علاوہ برین اور کئی امراض نہانی وظاہری کی نہایت مجربہ اور مفید ادویہ مل سکتی ہین۔ از ان جملہ سرمہ عجیب۔ دھند۔ جالا۔ سبل۔ خارش چشم۔ رتہ۔ آنکھون سے پانی جاری رہنا اور پیچ مین اور خفیف پھولا کے لئے بے نظیر ہے۔ قیمت ۱؍ دوائی سوزاک کہنہ یعنی قرحہ فیکس ۲؍ سفوف جریان دو ہفتہ کے لئے ۲؍ سفوف مفرح ہاضم۔ دیرینہ تخمہ جسمین ترش ڈکار آتے اور گاہ گاہ بخار محسوس ہوتا ہو طبیعت بیکل اور بےچین اور کاہل رہتی ہو۔ پشت پہلو اور فم معدہ مین گاہ گاہ سوزش معلوم ہوتی ہو۔ اور نیند اچھی طرح سے نہ آتی ہو۔ ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔

پتہ۔ خوشخط معہ حالات مفصل و عمر و نام اور ڈاکخانہ درج ہون۔ محصولڈاک و جوابی ٹکٹ بذمہ خریدار

المشتہر
حکیم محمد دین احمدی
دروازہ ... گجرانوالہ

بدر پریس قادیان میاں معراج الدین عمر پرنٹر کیلئے چھاپا گیا ہ